﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد21 | جمعۃ المبارک06/جون 2014ء | 08/شعبان 1435 ہجری قمری 06/احسان 1393 ہجری شمسی | شمارہ23

شر سے بچنے کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شکل بن حمیدؓ کو برائیوں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی:

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنی سماعت کے شر سے اور اپنی بصارت کے شر سے اور اپنی زبان اور دل کے شر سے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح حدیث نمبر:2414)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے، ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 30/مئی 2014ء)

1۔سورۃ فاتحہ: اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔

(بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔)

2۔درود شریف: اس کا بہت زیادہ ورد کریں۔

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔)

3۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہامی طور پر سکھائی جانے والی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ و اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر۔

4۔ایمان کی مضبوطی اور نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے دعا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے بہت عطا کرنے والا ہے۔

5۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ترجمہ نمبر1۔: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ نمبر2۔: اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔

تو ہی ہے جو ان شریروں اور فساد پیدا کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں کی طاقت توڑنے والا ہے۔ پس ان کا خاتمہ کر اور ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔)

8۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

(ترجمہ: اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

9۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَاوَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

10۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا:

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَ اَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْلَنَاحُسَامَکَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

ترجمہ: اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

پریس ریلیز لندن، 28 مئی 2014ء

27 مئی 2014ء کو ''یوم خلافت'' کے بابرکت موقع پر امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

عابد وحید خان۔ انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس

جماعت احمدیہ مسلمہ کے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت 27 مئی 2014ء کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر ہونے والے ایک لائیو عربی پروگرام میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایک خصوصی پیغام سے نوازا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلافت احمدیہ کے بابرکت قیام پر 106 سال مکمل ہونے کی مناسبت سے ایم ٹی اے پر نشر کئے جانے والے اس پروگرام کی میزبانی کے فرائض محمد شریف عودہ سر انجام دے رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اسٹوڈیوز میں تشریف آوری پر حضرت خلیفۃ المسیح کی بابرکت موجودگی کی وجہ سے پروگرام میں شامل افراد کی کیفیت دیدنی تھی۔

اپنے خصوصی پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ سے خاص تائید یافتہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے لوگوں تک اسلام کی حقیقی اور پُر امن تعلیم پہنچانا ہے۔ خلافت احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خصوصی لائیو عربی پروگرام میں رونق افروز ہیں

السلام، کے اسی مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔

اپنے پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کے مقامِ نبوت پر بات کی اور فرمایا کہ آپؑ کا ظہور حضرت محمد مصطفیٰ، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے، ہر زمانے کے لئے اور ہر مکان کے لئے اور ہر برائی کو دور کرنے کے لئے، دنیا کے فساد کو دور کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مبعوث فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپؑ کا بھی یہی کام تھا کہ تمام برائیوں کو دور کیا جائے۔ آپ علیہ السلام بھی آئندہ قیامت تک کے تمام زمانوں کے لئے اور پوری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔'

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات یعنی 1908ء کے بعد خلافت احمدیہ نے آپؑ کے مشن کو آگے بڑھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کا قیام قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے عین مطابق ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کے کاموں اور ترقیات پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کو قرآن کریم کے 70 سے زائد زبانوں میں تراجم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے نیز یہ کہ ہر سال لاکھوں افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

جماعت کی ترقیات اور کامیابیوں کی بابت مزید بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ محض خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جماعت احمدیہ مسلمہ دنیاوی لحاظ سے محدود وسائل رکھنے کے باوجود دن دوگنی رات چوگنی ترقیات اور کامیابیوں کے نظارے دیکھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس بھی فورَم پر مجھے دنیاوی سربراہان یا دیگر غیر احمدی احباب سے بات کرنے کا موقع ملا ہے میں انہیں اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہر سطح پر انصاف، برابری اور سچائی کو قائم کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے تمام دنیا کے احمدی مسلمان خلیفۃ المسیح کی آواز کو براہ راست سننے کے قابل ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ سے وہ روحانی بندھن جو احمدیوں کو آپس میں جوڑتا ہے اور زیادہ مضبوط ہو چکا ہے۔

حضور انور نے اس ولولہ انگیز پیغام کا اختتام اس دعا سے کیا کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اسلام کی حقیقی اور پُر امن تعلیم کو پھیلانے کی ذمہ داری سمجھنے والے ہوں۔ حضور انور نے تمام احمدیوں کو ''یوم خلافت'' کی مبارک باد بھی دی۔

حضور انور کے خصوصی پیغام کے بعد مختلف ممالک سے عرب احمدیوں نے پروگرام میں فون کیا اور حضور انور سے براہِ راست بات کرنے کی سعادت پائی۔

فون کرنے والے عرب احمدی جذبات سے پُر تھے۔

یاد رہے کہ احمدی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کا انتخاب اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔

یہ خصوصی پروگرام جماعت احمدیہ کے 125 ویں یوم تاسیس کے موقع پر نشر ہونے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عربی خطاب کے دو ماہ بعد نشر ہوا۔

تمّت

مزید معلومات کے لئے رابطہ کیجئے
media@pressahmadiyya.com

اے خدا! ایمان پہ رکھنا ہمیں ثابت قدم

جب کسی ماحول میں خوفِ خدا ہو جائے کم
فتنہ و شر عام ہو ، ہو ہر طرف ظلم و ستم

بوئی جائیں نفرتیں ہو فتویٰ بازی چار سُو
جس کا چاہیں آڑ میں مذہب کی کر دیں سر قلم

اشتعال انگیز نعرے گونجتے ہوں ہر گلی
مہدئ موعود کو کی جاتی ہو سبّ و شتم

ایسے فتنوں کا محرک مولوی ہے جو سدا
ملک کے قانون کے بل بوتے ڈھاتا ہے ستم

رات دن تکفیر اور تکذیب میں رہتا مگن
کفر اور تکذیب کے پیسے سے بھرتا ہے شِکم

ایسا روح فرسا نظارہ دیکھ کر روتا ہے دل
کیا یہی اُسوہ نبیؐ ہے ؟ کیا یہی سچا دھرم؟

دیں تو کہتا ہے کہ باہم پیار کو ترویج دیں
ہر کسی سے ہنس کے بولیں ہر گھڑی اور ہر قدم

دین کہتا ہے کہ ہاتھوں اور زبانوں سے کبھی
شر نہ پہنچائیں کسی کو ، اَمن کا تھامیں علم

آج کے اس دور میں حضرت خلیفۃ المسیح
اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھ میں ہے یہ علم

اب بھی ضد کو چھوڑ دو ، مانو اِمامِ وقت کو
توبہ سے کافور ہو جاتے ہیں سب رنج و اَلم

''اِن دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا''
اے خدا ! ایمان پہ رکھنا ہمیں ثابت قدم

(محمود احمد انیس)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 301

مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کے بیان میں انکی بیعت تک کے حالات کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط میں انکی اس داستان کے بقیہ واقعات بیان کئے جائیں گے۔

راہ مولیٰ میں اسیری

مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مارچ 2010 کو مجھے اپنے 10 دیگر احمدی احباب کے ساتھ احمدیت کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا۔دو احباب کوتو دوہفتوں کے بعد رہا کر دیا گیا جبکہ باقی 9 افراد کو 84 دن تک جیل کی کال کوٹھڑیوں میں رہنا پڑا۔

جیل کے عرصہ کوہم نے اپنے لئے مفید بنانے کی بھر پور کوشش کی ۔ہم نے نماز تہجد پوری پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے ساتھ پنجوقتہ نمازوں میں بھی خشوع وخضوع پر خاص توجہ دی۔خدا تعالیٰ کے حضور ظلم کی فریاد کرتے ہوئے خشیتِ الٰہی اور تضرع وابتہال کی کیفیات کا پیدا ہوجانا ایک قدرتی امر تھا۔اسکے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم کا بھی موقع ملا اور حسبِ توفیق روزے بھی رکھتے رہے۔

رہائی کی نوید

ہم ابھی جیل میں ہی تھے کہ میں نے ایک رؤیا دیکھا جس میں مجھے واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ جیل سے ہماری رہائی 5 جون 2010ء کو ہوگی۔ میں نے جیل میں ہی اپنے ساتھیوں کو اسکے بارہ میں بتادیا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے پر امید تھا کہ وہ ہمیں اس ابتلاء سے سرخرو فرماتے ہوئے جلد نکالے گا۔پھر جب اس کیس کے فیصلہ کی تاریخ 3/جون نکلی تو میں نے اس روز عدالت میں جاتے ہوئے میں نے اسی رؤیا کی وجہ سے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آج ہماری رہائی کا حکم صادر ہوجائے گا۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا اور رؤیا کے مطابق 5 جون کو ہماری رہائی عمل میں آ گئی۔

رہائی کے دکھ

میں ابھی جیل میں ہی تھا کہ میری بیوی کی بیماری شدت اختیار کرگئی۔ میں جیل میں ہی اس کی بیماری کا سن کردکھی ہو گیااور اس کیلئے آنسو بھری دعائیں کرتا رہا۔میری یہی خواہش تھی کہ جلد رہائی ملے تو میں اسے قاہرہ لے آؤں اور اسکی بیعت کی کارروائی مکمل ہوجائے کیونکہ وہ بیعت کیلئے تیار تھی۔لیکن جیل کے اندھیروں اور دکھوں سے رہائی ملی تو اس سے بڑا دکھ میرا منتظر تھا۔میری بیوی بسترِ مرگ پر حیات وموت کی کشمکش میں مبتلا تھی۔اسے بلڈ کینسر تھا اور اب وہ آخری درجہ تک پہنچ چکا تھا۔چنانچہ میری رہائی کے چند دن بعد وہ بھی زندگی کی قید سے رہائی پا گئی۔إنّا للّٰہ وإنّا إلیہ راجعون۔

اسکا اور میرا ساتھ 1987ء کا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کی تھیں۔میری اہلیہ نہایت دیندار اور بااخلاق خاتون تھی۔ اسکی وفات کے صدمہ نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، لیکن مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہوا کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق باقاعدہ طور پر قاہرہ میں جاکر بیعت نہ کرسکی، تاہم اسکا دل مطمئن اور امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایمان سے معمور تھا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اسے مؤمنوں کی صف میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

اپنوں پہ بھی نہیں ہے مجھے اختیار دیکھ

شریکِ حیات کے جاتے ہی میرے اپنے بچوں کی نظریں بدل گئیں۔وہ مجھے جیل کا عادی مجرم تصور کرنے کے ساتھ ساتھ احمدیت کے ساتھ میری وابستگی کو بھی شک کی نظر سے دیکھنے لگے۔

جیل کے دکھ ابھی تازہ تھے کہ شریک حیات کے فراق نے گھاؤ لگا دیا۔ابھی یہ زخم بھرا نہ تھا کہ میرے اپنے بچوں نے میرے ساتھ پرایوں کا سا سلوک کرنا شروع کر دیا۔جب ان کی سخت دلی حد سے بڑھنے لگی تو میں نے ان کنارہ کشی اختیار کرلی۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے شادی کرلی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دو بیٹوں سے نوازا ہے۔میں اپنے تمام بچوں کی ہدایت کے لئے دعا گو ہوں۔

تہمتِ عشقِ پوشیدہ کافی نہیں

یوں تو ہمیں احمدیت کے جرم میں قید بھی کرلیا گیا اور معاشرے نے دائرۂ اسلام سے خارج کرکے نہ جانے کیا کیا نام بھی رکھ لئے۔لیکن شاید بعض متشدد طبیعتوں کے لئے یہ سب کچھ کافی نہ تھا۔چنانچہ مؤرخہ 2/اکتوبر 2012ء کو مجھ پر یہ الزام لگایا گیا کہ گویا میں نے تدریس کے دوران دینِ اسلام کے بارہ میں باتیں کرتے ہوئے فتنہ انگیزی کی خاطر بعض شدت پسندانہ خیالات پھیلانے کی کوشش کی ہے۔مثلاً یہ کہ نعوذ باللہ میں نے کہا ہے کہ قرآن کریم محض قصے کہانیوں کی کتاب ہے، سورۃ الکہف دیومالائی داستان ہے، اور عبادت محض ظاہری حرکات کے سوا کچھ نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اخبارات کی زبانی

میرے خلاف یہ مقدمہ درج کرلیا گیا اور اسکی خبر مصری اخبار ''الوطن'' نے 3/اکتوبر کی اشاعت میں جبکہ اخبار ''المصریون'' نے 4/اکتوبر کے شمارے میں شائع کی۔{ان اخباروں کے علاوہ کئی الیکٹرونک اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہوئی اور آج تک انٹرنیٹ پر موجود ہے۔اس خبر کا خلاصہ یہ ہے کہ الحسینی محمود البدراوی نے یہ مقدمہ دائر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسکے بیٹے کو مدرسے کے استاد مصطفیٰ ابواللیف نے کلاس میں کہا ہے کہ اصحابِ کہف کی داستان خرافات کا مجموعہ ہے۔وغیرہ وغیرہ۔اور چونکہ یہ دین اسلام کی بے حرمتی کے مترادف ہے اسلئے اس مجرم کو مصری قانون کے تحت سزا دی جائے۔

ان خبروں میں یہ بھی لکھا تھا کہ مصطفیٰ ابواللیف پہلے ایک تکفیری جماعت کا ممبر رہا ہے اور جیل ہوجانے کے بعد اس جماعت کے عقائد سے تائب ہوگیا اور اب اس نے احمدیہ فرقہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے اس لئے ایسے اسلام مخالف خیالات پھیلا رہا ہے۔

بعض الیکٹرونک اخبارات نے یہ بھی لکھا کہ مصطفیٰ ابواللیف اسی جماعت کا سرکردہ رکن ہے جن کا حج انڈیا میں ہوتا ہے۔نعوذ باللہ۔

اسی طرح بعض اخبارات نے انکے ساتھ ایک دوسرے احمدی مکرم صابر معروف صاحب کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی۔

توہینِ ادیان کا قانون

{صرف پاکستان ہی دنیا کا ایسا ملک نہیں جہاں دینی لحاظ سے غیر معقول قوانین بنائے گئے ہیں، بلکہ ایسا لگتا ہے کہ مصر کے سابقہ بنائے ہوئے بعض قوانین بھی کسی پاکستانی سیاستدان نے بنائے ہیں۔ان میں سے ایک ''اِزدراء الأدیان'' یعنی توہین ادیان کا قانون ہے۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ مصر میں عیسائی بھی خاصی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔اور عیسائیوں ومسلمانوں کا آپس میں اکثر مذہبی بنیاد پر جھگڑا رہتا ہے لہذا اس قانون کے تحت ہر ایک کو اس بات کا پابند کردیا گیا کہ وہ دوسرے کے مذہب پر حملہ نہ کرے ورنہ یہ توہین دین کے زمرہ میں آئے گا۔لیکن اس قانون میں اس قدر گنجائش موجود تھی کہ ہر دو مذاہب کے لوگ چھوٹی سے چھوٹی بات کو معقول وجہ قرار دے کر اس قانون کے تحت فریق ثانی کے خلاف دعوی دائر کرتے رہے ہیں۔جب مصری پادری نے اسلام پر حملہ کیا تو نہ صرف مصری آرتھوڈکس چرچ سے استعفیٰ دے دیا بلکہ ارض مصر سے باہر نکل کرایسا کیا تاکہ وہ اس قانون کی زد سے بچ جائے اور باقی عیسائیوں پر اس کا الزام نہ آئے۔پھر جب جماعت احمدیہ کی طرف سے ایم ٹی اے العربیہ پر اس عیسائی حملے کا منہ توڑ جواب دیا گیا اور یہ پروگرامز مصری سیٹلائیٹ نائل سات کے ذریعہ مصر میں بھی دیکھے اور سنے گئے تو اسی قانون کا سہارا لیتے ہوئے مصری عیسائیوں نے ایم ٹی اے العربیہ کو نائل سات سے بند کروانے کی کوشش کی۔اور اسی قانون کو استعمال کرتے ہوئے حکومتی اداروں نے 2010ء میں بعض مصری احمدیوں پر الزام عائد کیا کہ وہ اپنے عقائد وافکار کے لحاظ سے دین اسلام کی اہانت کے مرتکب ہوئے ہیں۔پھر جب انکی بریت ثابت ہوگئی تو 2013ء میں مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب کو اخوان المسلمین کی حکومت میں اسی قانون کے تحت پابندِ سلاسل کرنے کی کوشش کی گئی۔
(ندیم)}

ارواحِ صالحین کے ہمراہ

مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جیل میں رہنے کے بعد مجھے ضمانت پر رہا کردیا گیا۔گھر آ کر میں نے نماز ظہر ادا کی تو دل بھر آیا اور تضرع وبکاء کی عجیب کیفیات میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے خدایا! تو جانتا ہے کہ مجھے محض احمدی ہونے کی وجہ سے یہ سزا دی جارہی ہے۔تو میری مدد فرما اور اپنی جناب سے ایسی بشارات سے نواز جو میری تسکینِ قلب کا باعث ہوں۔

جیل میں سونہ سکا تھا اس لئے ظہر کی نماز کے بعد لیٹتے ہی میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ صالحین اور اولیاء اللہ کی ارواح آسمان کی طرف اڑی جارہی ہیں اور میں بھی ان کے ساتھ آسمان کی طرف محوِ پرواز ہوں۔

میں جاگا تو بے ساختہ کہنے لگ گیا کہ اے خدا تو پاک ہے، تُو کتنی جلدی مظلوموں کی آہ وبکا سنتا اور انہیں بشارتوں سے نوازتا ہے۔اس رؤیا کے بعد مجھے ایسی تسکین مل گئی جس کے سامنے دشمن کی ہر قسم کی ایذاء ہیچ ہے۔

خدائی تصرف اور براءت کا حکم

مکرم ڈاکٹر حاتم الشافعی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

اس کیس کے بعد مصر کے ملکی حالات زیادہ خراب ہوگئے۔ اس وقت مصر میں اخوان المسلمین کی حکومت تھی ۔اور اگر اس وقت اس کیس کا فیصلہ ہوتا تو غالب امکان تھا کہ احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے مصطفیٰ ابواللیف صاحب کو سخت سے سخت سزا دی جاتی۔لیکن حالات اتنے خراب ہوئے کہ اس دوران دو دفعہ اس کیس کے فیصلہ کے لئے تاریخ مقرر کی گئی لیکن ہر بار آگے کی تاریخ دے دی جاتی رہی اور کوئی فیصلہ صادر نہ کیا گیا۔

پھر اخوان المسلمین کی حکومت ختم ہوگئی اور انکے جانے کے بعد نئی حکومت آئی تو ان سے دوبارہ پوچھ گچھ کی گئی جس کے بعد 8/اکتوبر 2013ء کو انکو تمام الزامات سے بری قرار دے دیا گیا۔الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

چھ ماہ میں ختم!

یہاں خاکسار کو ایک نہایت اہم اور تاریخی اہمیت کی حامل بات یاد آرہی ہے۔غالبًا دسمبر 2012ء کی بات ہے کہ خاکسار کو مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی حضور انور کے ساتھ ملاقات میں بطور ترجمان حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ اس ملاقات میں اخوان المسلمین کی حکومت کے بارہ میں کسی بات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان کے لئے یہ آخری موقع ہے، اگر یہ عدل وانصاف کی پاسداری کریں گے تو ان کی حکومت کسی قدر چل سکتی ہے بصورت دیگر چھ ماہ میں ختم ہوجائیں گے۔ اور پھر یوں ہوا کہ حضور انور کے فرمان کے عین مطابق پورے چھ ماہ بعد اخوان المسلمین کی حکومت ختم ہوگئی۔

خلافت حقہ اسلامیہ کی تائید اور صداقت کے بے شمار دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفائے کرام کی زبان مبارک پر ایسے کلمات جاری فرماتا ہے جو پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرکے ان خلفاء کی صداقت اور تائید یافتہ ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت فرماتا ہے۔ جہاں تک اخوان المسلمین کی ناانصافی کا سوال ہے تو اس پر یہی دلیل کافی ہے کہ یہ محض ایک جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی بنیاد پر ایک احمدی کو سال بھر عدالتوں میں گھسیٹتے رہے۔

نصرتِ خداوندی

مکرم مصطفیٰ ابواللیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ کیس شروع ہوا تھا بعض قوانین کے تحت میری نصف تنخواہ کاٹی جارہی تھی۔پھر جب عدالت نے مجھے تمام الزامات سے بری قرار دیا تو میری کاٹی جانے والی ساری تنخواہ بھی مجھے دینے کی ہدایت کی۔یوں خدا تعالیٰ نے ہر لحاظ سے مجھے نقصان سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھا اور میری نصرت فرمائی۔الحمد للہ۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ پر بعض اعتراضات کے جوابات

(تحریر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

یہ حصہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس تقریر سے لیا گیا ہے جو آپؓ نے قادیان میں 21اور 22 مارچ 1921ء کی درمیانی شب مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا نظام الدین صاحب کے مکان پر فرمائی۔ (مدیر)

نبی کی لاش کا صحیح وسلامت رہنا

’’پہلا اعتراض ...... یہ ہے کہ **اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو اُن کی قبر (نعوذ باللہ من ذٰلک) کھود کر دکھائی جائے کیونکہ نبی کی علامت یہ ہے کہ اس کی لاش کو مٹی نہیں کھاتی۔**

مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے؟ اگر نہیں تو پھر قرآن کریم کے سوا ہر ایک خبر محتاج تصدیق کی ہے۔ بڑی سے بڑی حدیث اپنی صداقت کے ثبوت کی محتاج ہے۔ پس چونکہ قبر کا کھودنا ایک ناشائستہ فعل ہے اور اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک اس کی ضرورت یقینی دلائل سے ثابت نہ ہو۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پہلے اس بیان کی صداقت ثابت کرکے دکھاؤ۔ حدیث صحیح بھی ہوسکتی ہے اور غلط بھی۔ کیونکہ حدیثیں لوگوں نے اپنے پاس سے بھی بنالی ہیں۔ پس پہلے خدا کے فعل سے اس حدیث کی صداقت ثابت کرو۔ پھر ہم سے یہ مطالبہ کرو۔ پہلے کم سے کم تین نبیوں کی قبریں کھود کر ہمیں دکھاؤ کہ ان کی لاشیں اب تک صحیح سلامت ہیں، پھر اس کے بعد ہم بھی اس معیار پر مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔ لیکن جب تک یہ لوگ اس حدیث کی صداقت کو عملی طور پر ثابت کرکے نہیں دکھا سکتے، ہم سے اس قسم کا مطالبہ کرنا بے حیائی نہیں تو اَور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے تھے۔

لیکن ان بے خبر معترضوں کو معلوم نہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہہ کر ان کی صداقت ثابت کررہے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر نبی کو جھوٹا کہا گیا۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نہیں کہا گیا۔ کیا ان کے متعلق یہ نہیں کہا گیا کہ ان کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی اور فلاں پیشگوئی کذب ثابت ہوئی۔ پس جھوٹ سے کونسا نبی بری ہے۔ کیا ابراہیم علیہ السلام پر ان کی کتابوں میں جھوٹ کا الزام نہیں۔ کیا ان کے نزدیک ابراہیمؑ نے تین جھوٹ نہیں بولے۔ حدیثوں اور ان کی تفسیروں میں ان کے تین جھوٹ لکھے ہیں۔ کہتے ہیں بیوی کو بہن کہا، جھوٹ بولا۔ موٹے تازے تھے، کہا بیمار ہوں، جھوٹ بولا۔ بتوں کو خود توڑا اور جھوٹ بول کر دوسرے بُت پر الزام لگایا۔ صحیح احادیث میں اس بارے میں جو کچھ ہے ہم اس کی تاویل کرتے ہیں اور باقی تفسیروں کے بیان کو ردّ کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کیا جواب دے سکتے ہیں کیونکہ ان کتب میں جن کو یہ وحی من السماء کی طرح مانتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے جھوٹ لکھے گئے ہیں۔ پس جب ایک شخص ان کے نزدیک تین جھوٹ بول کر نبی ہوسکتا ہے اور بہت بڑا نبی ہوسکتا ہے تو حضرت مرزا صاحب نے بھی اگر بفرضِ محال جھوٹ بولا تو اس سے وہ جھوٹے کیسے ثابت ہوسکتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ابراہیمؑ کے مثیل ثابت ہوں گے جیسا کہ ان کا دعویٰ بھی ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب پر جھوٹ کا الزام لگانے والے ابراہیم اور دیگر نبیوں کی نبوت کو پہلے ردّ کریں۔ ان پر جو الزام ان کی تفسیروں میں موجود ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے اپنی تفسیریں پھاڑ دیں پھر حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کریں۔ جب تک یہ تفسیریں اور ان کے یہ اعتقاد موجود ہیں ان کو ہرگز یہ حق نہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔ ورنہ جھوٹ کے الزام کے باوجود ان کے اپنے اعتقاد و مسلّمات کی رُو سے نبی ہیں اور ان پر یہ کوئی اعتراض نہیں کرسکتے۔

غلطی اور جھوٹ میں فرق

دراصل یہ چھچھوری بات ہے۔ غلطی اور جھوٹ میں بہت فرق ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اصل بات یاد ہوتی ہے لیکن لکھتے یا بولتے وقت حوالہ دینے میں غلطی ہوجاتی ہے۔ فرض کرلو کہ اگر کوئی قرآن کریم کی ایک آیت پڑھے وہ سورۃ نساء کی ہو اور اس کی زبان سے نکل جائے یا لکھا بھی جائے کہ آل عمران میں یہ آیت ہے تو کیا اس کو کوئی عقلمند جھوٹ کہے گا۔ جھوٹ تو تب ہوتا کہ اس آیت کا قرآن کریم میں وجود ہی نہ ہوتا۔ اسی طرح حدیث کے حوالے میں اگر حضرت مسیح موعودؑ نے مسلم کی بجائے بخاری یا کسی اور کتاب کا نام لکھ دیا تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی غلطی عموماً ہوجاتی ہے اور بہت دفعہ ایک حدیث کے بہت سے اجزاء ہوتے ہیں جو متفرق مقامات اور متفرق کتب میں ملتے ہیں یا ان کی شرحوں میں کوئی بات آگئی ہوتی ہے۔ لکھنے میں اصل کتاب کا یا ایک کتاب کا نام لے دیا جاتا ہے۔ بخاری کے متعدد ابواب اس قسم کے ہیں کہ ان کے نیچے جو حدیثیں درج ہیں ان کا عنوان سے کچھ تعلق نہیں۔ شارحین اس کی تاویلیں کرتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ امام بخاری باب کی عبارت اس حدیث کے ایسے ٹکڑوں کی بناء پر لکھ دیتے ہیں جو اس جگہ انہوں نے درج نہیں کئے ہوتے۔ اسی طرح اگر حضرت مرزا صاحب سے کسی صحیح حدیث کو لکھ کر اصل کتاب کی بجائے کسی دوسری کتاب کا نام لکھا گیا تو ان پر جھوٹ کا الزام لگانا بددیانتی اور بیہودگی ہے۔ چلو ہم اس کو سنّت بخاری کہہ دیں گے۔ پھر وہ کیا اعتراض کریں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ پر نبیوں کی ہتک کا جھوٹا الزام

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے نبیوں کی ہتک کی اور حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دیں۔

لیکن اس سے زیادہ ان کی کیا کم فہمی ہوسکتی ہے کہ حضرت اقدسؑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے کا الزام لگایا جائے۔ کیا دنیا میں کوئی شخص جس کا مثیل ہونے کا دعویٰ کرے اور اپنے متعلق یہ کہے کہ مَیں اس جیسا ہوں اس کو گالیاں دے سکتا اور اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ کیا ان بے خبروں اور معترضوں کو علم نہیں کہ جب عیسائیوں کی زبان اور قلم سے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ میں گند و خرافات بکا جانے لگا اور انہوں نے گندی سے گندی اور ناپاک سے ناپاک گالیاں دینا اپنا شیوہ بنالیا اس وقت حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو یہ محسوس کرانے کے لئے کہ یہ طریق غلط ہے، انجیل کے پیش کردہ یسوع کو اور اس کی انجیلی حیثیت کو سامنے رکھ کر سختی سے جواب دیا۔ اس طریق نے عیسائیوں کے قلموں کو توڑ دیا اور ان کی زبان کو بند کردیا۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے یہ طریق اختیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خدمت نہیں کی اور آپ کو دشمنوں کی بدزبانیوں سے نہیں بچایا۔ پھر حیرت ہے کہ ان کو کیوں غصہ آتا ہے کہ عیسیٰ کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ جائیں یہ عیسائی ہوجائیں۔ ہم محمدی ہیں ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت ہے۔ اگر آپ پر اب بھی کوئی اس طریق سے حملہ کرے گا تو ہم پھر وہی طریق اختیار کریں گے۔ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی انسان سے محبت نہیں ہوسکتی۔ حضرت مرزا صاحب نے جو طریق اختیار کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں نے اپنا طریق عمل بدل دیا اور گورنمنٹ کو بھی ایک قانون بنانا پڑا۔ پس یہ کیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں کہ جس طریق سے آپؐ کی عزت کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ اسی کو بُرا کہتے ہیں اور اس کو گالیاں قرار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ پر دعویٰ الوہیت الزام

پھر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے الوہیت کا دعویٰ کیا اور ثبوت یہ کہ انہوں نے کہا کہ مَیں نے آسمان بنایا اور زمین بنائی۔

لیکن ان مولویت کے مدعیوں کو معلوم نہیں کہ یہ خواب اور کشف کی بات ہے اور خواب اور کشف معنے رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا ایک کشف بیان کیا ہے اور اس کشف میں انسان کا اپنا کچھ دخل نہیں ہوتا لیکن اگر کشف اور خواب پر اعتراض ہوسکتا ہے تو احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں دو کڑے ہیں۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)۔ کیا ان مولویوں جیسا بے خبر اعتراض کرسکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذٰلک عورتوں کی طرح زیور پہنا کرتے تھے۔ پھر یہ مولوی صاحب جنہوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے غالباً انہی کے پیر مولوی محمد علی مونگھیری نے اپنی ایک خواب بیان کی ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی ماں سے جماع کررہے ہیں۔ کیا یہ ایک گندا خواب نہیں۔ پھر شیشہ کے مکان میں رہنے والے ہم پر کیوں پتھر پھینکتے ہیں۔ آسمان و زمین کا بنانا خواب میں دیکھنا تو بُرا نہیں۔ مگر ماں سے جماع کرنا کہاں کی خوبی ہے۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پیر مولوی فضل الرحمان صاحب سے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ آپ کو بڑا درجہ ملے گا۔ اس پر ہمارے ایک دوست نے لکھا تھا کہ ان پیر صاحب کے مُریداس بڑے درجہ کے حصول کے لئے آنکھیں بند کرکے ماں کے ساتھ جماع کرنے کا تصوّر کرکے بیٹھ جاتے ہوں گے اور اس طرح روحانی منازل طے کرتے ہوں گے۔ یہ ان مولویوں کی تہذیب ہے اور یہ ان کی واقفیت ہے اور اسی پر یہ خوش ہیں۔ یہ دوسروں کو شرک کا الزام دیتے ہیں اور خود خدا بننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ عالمِ رؤیا پر حکومت کرنی چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

علم تعبیر والوں نے لکھا ہے کہ جو خواب میں دیکھے کہ پاخانہ جمع کرتا ہے وہ مال جمع کرے گا۔ کیا یہ علم کے وارث مولوی جس کی اس قسم کی خواب سنیں گے اس پر یہ الزام لگائیں گے کہ وہ نہایت گندہ اور غلیظ ہے۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ اس خواب کے مطابق آئے ہوئے مال سے ایسا شخص ان مولویوں کی دعوت کرے تو یہ اس کا کھانا کھانے سے انکار کریں۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

ایک اعتراض محمدی بیگم کے متعلق ہے لیکن یہ خدا کی حکمت ہے کہ اس نے آج اس مکان کو جس میں تقریر ہورہی ہے اس پیشگوئی کے حل کرنے کے لئے چنا ہے۔ کیونکہ اس مکان کا اس پیشگوئی سے خاص تعلق ہے اور کیا یہ ایک عظیم الشان نشان نہیں کہ اس مکان میں جس کے ساکنوں کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی اس پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جارہا ہے۔

اس پیشگوئی میں انذار تھا اور وحی کے صاف الفاظ یہ ہیں: تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ (تذکرہ صفحہ 161 حاشیہ ایڈیشن چہارم)۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ عذاب تیرے پیچھے ہے۔

احمد بیگ حضرت مسیح موعودؑ کا دُور کا رشتہ دار تھا اور حضرت اقدسؑ کے تمام خاندان میں مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے۔ ہمارے خاندان میں پہلے پنڈت پروہت بھی اسی طرح ہوتے تھے جس طرح مولوی اور ہمارے خاندان کی ریاست ان پروہتوں کی بیوفائی ہی سے گئی تھی۔ حضرت صاحب کے دادا جب بچے تھے اس وقت کوئی سکھ ملنے کو آیا اور اس نے کہا: واہگوروجی کا خالصہ۔ واہگوروجی کی فتح۔ اسی طرح انہوں نے بھی یہی لفظ دہرادیئے۔ ان کے والد اندر چلے گئے اور کہا: اب یہ ریاست سلامت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ خیالات اور ہندووانہ رسومات آگئی تھیں اور اس وقت سے برابر یہ مرض خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آرہا تھا۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت اقدس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں۔ تا شاید اس قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ اور ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہوجائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بہن لگتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی آپؐ کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی یہ جائز ہے۔ ایک عورت نے کہا کہ انہوں نے بھی اپنی بہن ہی سے نکاح کیا (نعوذ باللہ من ذٰلک) چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور الہام ہوا کہ اس گستاخی کی سزا میں اب ان کے لئے یہ بات مقرر کی جاتی ہے کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپؑ سے کریں اور اگر نہ کریں گے تو پھر اس اس طرح کا عذاب نازل ہوگا اور اسی وقت یہ الہام بھی ہوا: تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ (تذکرہ صفحہ 161 حاشیہ ایڈیشن چہارم)۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر۔ کیونکہ بلا تیرے پیچھے آرہی ہے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔

اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔

اس وقت بھی، آج بھی خدا نے مسیح موعود کو بھیج کر نبوتِ محمدیہ کا ثبوت دیا ہے

اسلام ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔

بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں

مکرم عبدالکریم العباس صاحب آف سیریا کی وفات۔ ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16؍ مئی 2014ء بمطابق 16 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر قرآن کریم کو سمجھا، قرآنی احکامات کو سمجھا، اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھا کیونکہ توحید کا حقیقی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر سمجھ آ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی قرآن کریم کا علم آپ کے وسیلے کے بغیر حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی اور عملی نمونہ اور مثال ہیں۔ بہرحال آج میں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو توحید کے بارے میں آپ نے بیان فرمائے کہ سچی توحید کیا ہے؟ توحید کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح عمل کرنے سے انسان حقیقی موحد کہلا سکتا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر میں اِلٰـہِ النَّـاس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ رَبِّ النَّاس۔ مَلِکِ النَّاس۔ اِلٰہِ النَّاس کا مضمون بیان ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

''مَیں ...... بتلانا چاہتا ہوں کہ پہلے اس صورت میں خدا تعالیٰ نے رَبِّ النَّاس فرمایا۔ پھر مَلِکِ النَّـاس، آخر میں اِلٰـہِ النَّـاس فرمایا جو اصلی مقصود اور مطلوب انسان کا ہے'' (یعنی اِلٰـہِ النَّـاس جو ہے وہی انسان کا اصل مقصد ہے، اسی کی انسان کو طلب ہے اور ہونی چاہئے)۔ فرمایا کہ: ''اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔'' (یعنی وہ چیز جو حاصل کرنی ہے، جو ہمارا ٹارگٹ ہے، جس کو حاصل کرنا ضروری ہے یا جہاں تک پہنچنے کے لئے ایک مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے، ایک موحد کو کوشش کرنی چاہئے اور اسی کی ہمیں طلب ہے)۔ فرمایا: ''اِلٰہ کہتے ہیں مقصود، معبود، مطلوب کو۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی یہی ہیں کہ لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَقْصُوْدَ لِیْ وَلَا مَطْلُوْبَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔'' (کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مقصود نہیں، کوئی مطلوب نہیں، کوئی معبود نہیں)۔

فرمایا کہ'' ...... یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح اور ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ کو ہی ٹھہرایا جائے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 321۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

جتنی بھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کی جائیں۔ جو تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جاتی ہیں اور اسی کو ہی زیب دیتی ہیں اور یہی حقیقی توحید ہے۔

فرمایا کہ'' توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کے معنی یہی ہیں۔'' فرمایا: ''صوفیوں نے الٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔ بے شک اصل اور سچ یونہی ہے جب تک انسان کامل طور پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 32۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پر حقیقی طور پر کاربند ہو تبھی اسلام کی محبت اور عظمت قائم ہوگی ورنہ صرف باتیں ہیں۔

پھر آپ اسلام کی اعلیٰ و اکمل تعلیم کے بارے میں فرماتے ہیں

''یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپؐ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے

جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔

چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیج کر نبوتِ محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کُل دنیا کے لیے ہے۔''

فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔''قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159)'' (کہ کہہ دے کہ اے لوگو! میں تمہارے لئے تم، سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں)''اور پھر فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:108)''۔(اور ہم نے تجھے دنیا کی طرف صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔) فرمایا کہ''کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ (البقرۃ:3) اور فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البیّنۃ: 4)''(جس میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔ باقی کتابیں تو صرف قصے ہیں، قصے رہ گئے ہیں۔ ایسی صداقتیں جو دائمی ہیں وہ صرف قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔)''اور اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰت۔ قَوْلٌ فَصْلٌ۔ مِیْزَانٌ۔ مُھَیْمِنٌ۔''

پھر فرماتے ہیں کہ''غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:4) کی مہر لگ چکی ہے۔''(کہ آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل ہو گیا۔ اپنی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔ یہ مہر اب لگ چکی ہے۔ پس اسلام ہی ہے جو آخری اور کامل دین ہے جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔)

پھر فرمایا:''......پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضائے الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں''(ایسے دین کی طرف منسوب ہو کر بھی بے نصیب ہیں)''اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لَسْتَ مُرْسَلًا اور لَسْتَ مُؤْمِنًا کی آوازیں بلند کرنے لگے۔''(مسیح موعود کو بھیجا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی فیض ہے تو بجائے اس کے کہ قبول کرتے انکار کرنا شروع کر دیا۔ یہ نعرے لگانے شروع کر دیئے کہ تم خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نہیں آئے۔ یہ آوازیں بلند کرنی شروع کر دیں کہ تم مومن نہیں ہو۔)

فرمایا کہ''یاد رکھو خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار محض ان برکات کو جذب نہیں کر سکتا جو اس اقرار اور اُس کے دوسرے لوازمات یعنی اعمال صالحہ سے پیدا ہوتے ہیں''۔صرف توحید کا اقرار کر لینا برکات کو جذب نہیں کرے گا۔ اس اقرار کے ساتھ جو لوازمات ہیں یعنی اعمال صالحہ کا بجا لانا، وہ بھی کیونکہ ضروری ہیں اس لئے جب تک وہ پیدا نہیں ہوتے (برکتیں نہیں ملیں گی)۔ توحید کی برکتیں تبھی ملیں گی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہو کر آپ کے اسوہ حسنہ کو دیکھتے ہوئے، عمل کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لاؤ گے۔

فرمایا:''یہ سچ ہے کہ توحید اعلیٰ درجہ کی جُز ہے جو ایک سچے مسلمان اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہئے مگر توحید کی تکمیل کے لئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبتِ الٰہی ہے یعنی خدا سے محبت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدّعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رُو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے۔ چنانچہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے ساتھ ہی توحید کی تکمیل محبت کی ہدایت بھی کرتا ہے'' (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ توحید کی تعلیم بھی دیتا ہے اور توحید کی تکمیل محبت، اس سے توحید سے محبت کرنے کے کمال کو حاصل کرنے کی ہدایت بھی کرتا ہے۔)''اور جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پُرمعنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری تورات اور انجیل میں نہیں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے۔

اِلٰہ کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جاوے۔ گویا اسلام کی یہ اصل محبت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ جو توحید بِدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔'' (ملفوظات جلد2 صفحہ 136-137۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کر ملتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ اعلان کرایا کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32)۔ انہوں نے فرمایا کہ میری پیروی کرو تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ملے گی۔

توحید کی حقیقت اور ایک مؤمن کا کیا معیار ہونا چاہئے، اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

''جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ اُن کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے''(توحید کے معیار کو ختم کر دیتا ہے۔)''اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔''(آخر کار جو نتیجہ ہے، جو سارا انحصار ہے وہ توحید پر جا کے ٹھہرے۔)''وہ انسان کو''(یعنی انبیاء انسان کو)''یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزّتیں، سارے آرام اور حاجات برآری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔''(جب دو ضدوں کا مقابلہ ہو گا تو لازماً ایک ہلاک ہو گی۔ دو دشمنوں کا مقابلہ ہو گا، دو فریقین کا مقابلہ ہو گا تو ایک کو بہرحال ہار ماننی پڑے گی۔)

فرمایا کہ''اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔''(اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔)''اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ محسنِ حقیقی وہی ہے۔ ذرّہ ذرّہ اُسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرے تو وہ موحد کہلاتا ہے۔'' (جب یہ حالت ہو جائے گی، مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہو جائے گا) کوئی دوسرا درمیان میں نہیں ہو گا تبھی موحد کہلاؤ گے۔)''غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔''(یعنی اسباب جو ہیں انہی پر زیادہ زیادہ انحصار نہ کرے۔ حد سے زیادہ نہ بڑھے۔ صرف انہی پر چارہ نہ کرے، اپنا مدار نہ رکھے۔

فرمایا کہ''تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جاوے'' (توحید قائم کرنے کے لئے تیسری چیز یہ ہے کہ اپنے نفس کو بھی مٹا دو۔ اس کی جو غرضیں ہیں، جو ذاتی نفسانی اغراض ہیں ان کو ختم کر دو۔)''اور اس کی نفی کی جاوے۔ بسا اوقات انسان کے زیرِ نظر اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے''(اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کی اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے اور بعض کاموں میں اپنی خوبی اپنی طاقت پر انحصار کر رہا ہوتا ہے۔)''کہ فلاں نیکی مَیں نے اپنی طاقت سے کی ہے۔ انسان اپنی طاقت پر ایسا بھروسہ کرتا ہے کہ ہر کام کو اپنی قوت سے منسوب کرتا ہے۔ انسان موحد تب ہوتا ہے کہ جب اپنی طاقتوں کی بھی نفی کر دے۔

لیکن اب اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان جیسا کہ تجربہ دلالت کرتا ہے'' (تجربے سے یہ ثابت ہے کہ)''......عموماً کوئی نہ کوئی حصہ گناہ کا اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ بعض موٹے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض اوسط درجہ کے گناہوں میں اور بعض باریک در باریک قسم کے گناہوں کا شکار ہوتے ہیں۔ جیسے بخل، ریاکاری یا اور اسی قسم کے گناہ کے حصوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ جب تک ان سے رہائی نہ ملے انسان اپنے گمشدہ انوار کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔ بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجا آوری ہر ایک کو میسّر نہیں ہے۔ مثلاً حج۔ یہ اس آدمی پر فرض ہے جسے استطاعت ہو۔ پھر راستہ میں امن ہو۔ پیچھے جو متعلقین ہیں ان کے گزارہ کا بھی معقول انتظام ہو'' (یہ نہیں کہ گھر والوں کو بھوکا چھوڑ جاؤ کہ ہم حج پر جا رہے ہیں)''اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کر سکتا ہے۔ ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔ یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ ایسا ہی نماز میں بھی تغیرات ہو جاتے ہیں۔'' (سفر میں قصر ہو جاتی ہے یا بعض دوسرے حالات میں جمع ہو جاتی ہے۔)''لیکن ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں'' (کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہو سکتی)''وہ ہے: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ سب اس کے مکمّلات ہیں۔ توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔'' (جس طرح اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اس طرح عبادت کرو گے تبھی توحید کی تکمیل ہو گی۔

فرمایا کہ''اس کے یہی معنے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آ گئی ہے تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ منہ سے نکالتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اس کا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لیے ہے۔ کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔'' (مثالیں قائم ہوں تو سب باتیں آسان ہو جاتی ہیں اور مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کر کے، اپنا اسوہ حسنہ قائم کر کے ہمیں دے دی۔)

فرمایا کہ''انبیاء علیہم السّلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔'' (تمام کمالات جتنے بھی ہیں آپ میں جمع ہو گئے اور ان کے نمونوں کی مثالیں بھی آپ نے قائم کر دیں۔)''کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 58-59۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک سوال ہوا کہ یہودیوں میں بھی توحید موجود ہے۔ اسلام اس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟ اعتراض کرنے والے نے یہ اعتراض کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ’’یہودیوں میں توحید تو نہیں ہے۔ ہاں قشر التوحید بے شک ہے‘‘ (کہ توحید کا خول ہے جو موجود ہے۔) ’’اور نرا قشر کسی کام نہیں آ سکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں۔ بغیر ان کے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا لَاۤ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی کہہ دینا کافی نہیں۔ یہ تو شیطان بھی کہہ دیتا ہے۔ جبتک عملی طور پر لَاۤ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ یہودیوں میں یہ بات کہاں ہے؟ آپ ہی بتا دیں۔‘‘ (سوال کرنے والا بھی یہودی تھا۔) ’’توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہ ہو۔ اور کوئی فعل اس کا اللہ تعالیٰ کی محبت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اسی واسطے اس کے معنے یہ ہیں۔ لَا مَعْبُوْدَ لِیْ وَلَا مَحْبُوْبَ لِیْ وَلَا مُطَاعَ لِیْ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یاد رکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بُت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔‘‘ (ضرورت سے زیادہ کسی کو عزت و مقام دینا شروع کر دے) تو فرمایا ’’جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہیے یا کسی شئے سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ حقیقت کامل طور پر توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں؟ خود حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔‘‘ (بتانے والے کو آپ فرما رہے ہیں کہ) ’’وہ آپ کو بھی معلوم ہوگا۔ اگر توریت کافی ہوتی تو چاہئے تھا کہ یہودی اپنے نفوس کو مزکی کرتے مگر ان کا تزکیہ نہ ہوا۔ وہ نہایت قسی القلب اور گستاخ ہوتے گئے۔‘‘ (حضرت موسیٰ کو بھی جواب دینے لگ گئے تھے۔) ’’یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے۔ ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موجود ہے۔

قرآن شریف نے فرمایا: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) یعنی اے رسول! تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو محبوبِ الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحد کا نمونہ تھے۔ پھر اگر یہودی توحید کے ماننے والے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسے موحد سے دُور رہتے۔‘‘ (یعنی پھر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا چاہئے تھا) ’’انہیں یاد رکھنا چاہئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے خاتم الرسلؐ کا انکار اور عناد نہایت خطرناک امر ہے۔ مگر انہوں نے پروا نہیں کی اور باوجودیکہ ان کی کتاب میں آپ کی پیشگوئی موجود تھی مگر انکار کر دیا۔ اس کی وجہ بجز اس کے اَور کیا ہو سکتی ہے کہ قَسَتْ قُلُوْبُھُمْ (الانعام:44)۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 448-449۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط عقیدے پر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ

’’اسلام وہ مصفّا اور خالص توحید لے کر آیا تھا جس کا نمونہ اور نام و نشان بھی دوسرے ملّتوں اور مذہبوں میں پایا نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ میرا ایمان ہے کہ اگرچہ پہلی کتابوں میں بھی خدا کی توحید بیان کی گئی ہے اور کُل انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اور منشاء بھی توحید ہی کی اشاعت تھی۔ لیکن جس اسلوب اور طرز پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم توحید لے کر آئے اور جس نہج پر قرآن نے توحید کے مراتب کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کسی اور کتاب میں اس کا ہرگز پتہ نہیں ہے۔ پھر جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے مکدّر کرنا چاہا ہے‘‘ (یعنی ان لوگوں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں ہیں اور خدا تعالیٰ کے مقابل پر بعض جگہ انہوں نے کھڑا کیا ہوا ہے اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ان کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ جب ایسے صاف چشمہ کو انہوں نے یعنی ایسے مسلمان کہلانے والوں نے مکدر کرنا چاہا ہے۔) ’’تو بتاؤ اسلام کی توہین میں کیا باقی رہا۔ اس پر اُن کی بدقسمتی یہ ہے کہ جب ان کو وہ اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے پیش کیا جاتا ہے اور قرآن شریف کے ساتھ ثابت کر کے دکھایا جاتا ہے کہ تم غلطی پر ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح مانتے آئے ہیں۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ کیا اتنی بات کہہ کر یہ اپنے آپ کو بَری کر سکتے ہیں؟ نہیں! بلکہ قرآن شریف کے موافق اور خدا تعالیٰ کی سنتِ قدیم کے مطابق اس قول سے بھی ایک حجت اُن پر پوری ہوتی ہے۔ جب کبھی کوئی خدا کا مامور اور مُرسل آیا ہے تو مخالفوں نے اس کی تعلیم کو سن کر یہی کہا ہے۔ مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ (المؤمنون:25)۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 188-189۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی ہم نے اپنے پہلے باپ دادوں میں اس قسم کا واقعہ ہوتے نہیں دیکھا نہ سنا۔

توحید اور شرک فی الاسباب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

’’توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰــہِ کہہ لیا۔ بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمتِ الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔

اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کُھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں‘‘ (یعنی عیسائی بھی جو حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھتے تھے دور ہٹنے لگ گئے ہیں، بیزاری ظاہر کرنے لگ گئے ہیں۔) ’’اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں، رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔‘‘ اس زمانے میں متنفر ہونے کی جو رفتار تھی اب تو اس سے ہزاروں گنا بڑھ گئی ہے بلکہ عملاً بہت سے لوگ صرف کہنے کے لئے نام نہاد عیسائی ہیں۔ اس نظریے کو ماننے کے قائل ہی نہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا نہیں ہیں یا خدا ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے بھی اسی وجہ سے انکاری ہو رہے ہیں۔)

فرمایا کہ ’’الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ مَیں جب تک کھیتی نہ کرونگا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی، ہوا، غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدارِ زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔) ’’اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دے دیتا ہے۔‘‘ (نقصان دیتا ہے۔)

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 229۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا ہوا تھا تو جب روزہ افطار کیا تو پانی پی لیا اور پانی پیتے ہی لیٹ گیا۔ اس کے لئے پانی نے ہی زہر کا کام کیا۔ پانی پیتے ہی ایسی تکلیف ہوئی کہ اٹھنے کے قابل نہیں رہا اور وہی پانی جو زندگی بخش چیز ہے وہاں اس کے لئے زہر بن گیا۔ بعض لوگ روزے کے بعد بے انتہا پانی پی جاتے ہیں، ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس بارے میں احتیاط کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ’’جو کام ہے خواہ معاشرہ کا خواہ کوئی اَور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات پر کامل یقین چاہئے۔ جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے۔ پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے۔ تب زمین پر ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ’’لاف و گزاف کا نام توحید نہیں۔ مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے۔ اسی لئے اب اُن کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا ہے۔ ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا۔ سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ صدقہ و خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا۔ اس سے متاثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اُتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے؟ یہ سن کر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عملدرآمد چاہا کہ محتاج کو کچھ دے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا۔‘‘ (آجکل کے مولویوں کا یہی حال ہے۔) ’’انہیں کے متعلق یہ ضرب المثل ہے۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند　　چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر مے کنند‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی وعظ کرنے والے جو کچھ محراب و منبر پر بتاتے ہیں جب تنہائی میں جاتے ہیں تو اس کام کے برخلاف کرتے ہیں۔

پھر ایک حقیقی مومن جو توحید پر قائم ہو کیسا ہوتا ہے یا کیسا ہونا چاہئے۔ اس کی حالت بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ

’’مومن ایک لاپروا انسان ہوتا ہے۔ اسے صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے اور اسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدّنظر رکھتا ہے کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اسے کسی کے ضرر اور نفع کا

کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔"

فرمایا: "یادرکھو کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے اور کلمہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کے اوّل جزو لَاۤ اِلٰـہَ میں اس کی بھی نفی ہے۔"

فرمایا کہ "جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے" (جب اللہ تعالیٰ کے جو حکم احکامات ہیں ان میں سے کسی ایک حکم کو وہ نہیں بجالاتا، اس کو چھوڑتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی کو شریک سمجھتا ہے تبھی وہ کام نہیں کر رہا۔ فرمایا کہ) "اس لئے لَاۤ اِلٰـہَ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 87۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اگر حقیقی مومن ہے تو جب لَاۤ اِلٰـہَ کہتا ہے تو اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کر رہا ہے۔ یعنی کسی بھی صفت میں اللہ تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو نہیں لاتا اور یہی لَاۤ اِلٰـہَ کی حقیقت ہے۔

فرمایا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض کتابوں میں بعض واقعات لکھے ہیں۔ روزے داروں کا ایک ذکر لکھا ہے کہ

"کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہاں جاوے اور اسے مقصود ہو کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے تو مالکِ خانہ کے استفسار پر بجائے اس کے کہ سچ بولے کہ مَیں نے روزہ رکھا ہوا ہے اس کی نظروں میں بڑا نفس کُش ثابت کرنے کے لئے" (کہ میں اپنے نفس پر بڑی سختی کرتا ہوں) "جواب دیا کرتے ہیں کہ مجھے عذر ہے۔" (غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں۔ یعنی واضح طور پر نہیں کہتا کہ روزہ رکھا ہوا ہے بلکہ بہانہ کہ بس ایک وجہ ہے۔ میں کچھ کھاؤں پیوں گا نہیں۔ فرمایا کہ) "غرضیکہ اسی طرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہیں۔" (اس طرح جو بناوٹ ہے اور تصنع ہے یا اپنی کسی بھی نیکی کا اظہار کرنا یہ مخفی گناہ ہیں اور اس سے آہستہ آہستہ پھر اعمال تباہ ہو جاتے ہیں۔ انسان توحید سے دور ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ "امراء کو کبر اور نخوت لگے رہتے ہیں جو کہ ان کے عملوں کو کھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعض غریب آدمی جن کو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے وہ سبقت لے جاتے ہیں۔" (کیونکہ کبر اور نخوت جو ہے وہ انسان کو توحید سے بھی دور کرتی ہے۔ فرمایا کہ) "غرضیکہ ریاء وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔" (عاجزی ہوگی تو اللہ کے قریب آؤ گے) "جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو، خواہ ریاست کے لحاظ سے، خواہ مال کے لحاظ سے، خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے، تو اسی قدر پیچھے رہ جاویگا۔ اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔"

فرمایا کہ "اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو ان سے نجات پاتے ہیں۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 87-88۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہی چیزیں، دولت بھی اور امارت بھی ہیں جو احکامات کی بجا آوری سے روکتی ہیں اور جب احکامات پر عمل نہ ہو تو پھر توحید سے انسان دور ہو جاتا ہے۔

آپ کا ایک الہام ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔ (اس کے بارہ میں) آپ سے سوال کیا گیا کہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے یہ تو توحید کے خلاف ہے۔

فرمایا کہ "اَنْتَ مِنِّیْ تو بالکل صاف ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض اور نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ میرا ظہور محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے ہے اور اسی سے ہے۔" یعنی (یاَنْتَ مِنِّیْ کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ

"یاد رکھنا چاہئے کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا قرآن شریف میں بار بار اس کا ذکر ہوا ہے وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال الٰہیہ میں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات کے اصل اور افعال کے بے مثل مانے۔" (اب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے حساب سے یہی سمجھے کہ اسی کی طرف ساری منسوب ہوتی ہیں۔ اسی کی ذات اور صفات جو ہیں وہ ہر چیز پر حاوی ہیں اور جو کام ہیں ان کے جیسے بے مثل نتائج اللہ تعالیٰ پیدا فرما سکتا ہے اور کوئی پیدا نہیں فرما سکتا۔)

فرمایا: "نادان میرے اس الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کے لئے تجویز کرتے ہیں جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو محی اور ممیت مانتے ہیں۔" (زندہ کرنے والا اور مردہ کرنے والا مانتے ہیں۔ مارنے والا مانتے ہیں۔) "عالم الغیب مانتے ہیں۔ الحی القیوم مانتے ہیں۔ کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟ یہ خطرناک شرک ہے جس نے عیسائی قوم کو تباہ کیا ہے اور اب مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے اُن کے اس قسم کے اعتقادوں کو اپنے اعتقادات میں داخل کر لیا ہے۔ پس اس قسم کے صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی دوسرے انسان میں خواہ وہ نبی ہو یا ولی تجویز نہ کرے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ دنیا میں جو اسباب کا سلسلہ جاری ہے بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے۔ خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے" (یعنی جو چیزوں میں خواص ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ یقین نہ کیا جائے۔) "کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہئے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ جیسے تُربد" (ایک بوٹی ہے) "اسہال لاتی ہے یا سم الفار ہلاک کرتا ہے۔" (ایک زہر ہے۔) "......اب یہ قوتیں اور خواص ان چیزوں کے خود بخود نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں رکھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ نکال لے تو پھر نہ تُربد دست آور ہو سکتی ہے اور نہ سنکھیا ہلاک کرنے کی خاصیت رکھ سکتا ہے، نہ اسے کھا کر کوئی مَر سکتا ہے۔ غرض اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھادے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے تو توحید کی حقیقت متحقق ہوگی اور اسے موحد کہیں گے لیکن اگر وہ صفات و افعال الٰہیہ کو کسی دوسرے کے لئے تجویز کرتا ہے تو وہ زبان سے گو کتنا ہی توحید کو ماننے کا اقرار کرے وہ موحد نہیں کہلا سکتا۔ ایسے موحد تو آریہ بھی ہیں جو اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن باوجود اس اقرار کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا۔ وہ اپنے وجود اور قیام میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں ہیں گویا اپنی ذات میں ایک مستقل وجود رکھتے ہیں۔" (یہ روح اور مادہ۔) "اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا؟ اسی طرح پر بہت سے لوگ ہیں جو شرک اور توحید میں فرق نہیں کر سکتے۔ ایسے افعال اور اعمال اُن سے سرزد ہوتے ہیں یا وہ اس قسم کے اعتقادات رکھتے ہیں جن میں صاف طور پر شرک پایا جاتا ہے مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے یا فلاں کام درست نہ ہوتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ اسباب کے سلسلہ کو حدِّ اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے۔"

فرمایا کہ "انسان میں جو قوتیں اور ملکات اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے مثلاً آنکھ اس نے دیکھنے کے لئے بنائی ہے اور کان سننے کے لئے، زبان بولنے اور ذائقہ کے لئے۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے۔ زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور وہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے۔ غرض یہ توحید تب ہی پوری ہوگی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے واحد لاشریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھ لے کہ نہ مَیں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 1-2۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ اب اَنَا مِنْکَ کے بارے میں پھر فرماتے ہیں کہ

"اس کی حقیقت سمجھنے کے واسطے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا انسان جو نیستی کے کامل درجہ پر پہنچ کر ایک نئی زندگی اور حیات طیبہ حاصل کر چکا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے اَنْتَ مِنِّی۔ جو اس کے قُرب اور معرفت الٰہی کی حقیقت سے آشنا ہونے کی دلیل ہے اور یہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عزت و عظمت اور جلال کے ظہور کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عینی اور زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس رنگ سے اور اس لحاظ سے گویا خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو کر ہوتا ہے" (جب بالکل خدا تعالیٰ میں ڈوب جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو جاتا ہے۔) "اور خدا تعالیٰ کے ظہور کا ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب اس کا ذکر خدا نما آئینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ کہتا ہے وَاَنَا مِنْکَ۔ ایسا انسان جس کو اَنَا مِنْکَ کی آواز آتی ہے اُس وقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے" (اَنَا مِنْکَ کی آواز جس انسان کو آئے وہ اس وقت آتا ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے دور ہٹ چکے ہوتے ہیں اس کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا ہے) "اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بیخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرماتے ہیں کہ "توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی

درمیان سے اٹھادے اوراپنے وجودکواس کی عظمت میں محوکردے۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 158۔ایڈیشن2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

صحابہ کا اخلاص بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کردیا۔نہ عزت کی پرواکی نہ جان کی۔بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہوگئے تھے جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اوراس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کروہ کرواور وقت مؤجل آپہنچتا ہے۔خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہوجاویں گے غلط ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دودوسو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا مگراس کا اجراُن کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہوگئے۔مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہوا اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد3 صفحہ 336۔ایڈیشن2003ءمطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

’’یقیناً سمجھو۔اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔یہ دنیا اوراس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہوجاتی ہیں مگراس کی نعمتوں اور خوشیوں کا کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

مَیں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہوجاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے۔اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدّم کرلو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاوے گی۔اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دے دے گا۔تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہوسکتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کرو۔‘‘ (کوشش کرو۔جو خدا تعالیٰ کے واسطے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں انہیں دنیا بھی مل جاتی ہے لیکن یہ شرط ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچو۔)

فرمایا:’’مَیں پھر کہتا ہوں کہ اسلام کی اصل جڑ توحید ہے۔یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اُس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگراس کے منہ سے شکایت نہ نکلے۔بَلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے۔خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بَلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بَلا سمجھتے ہیں درحقیقت وہ بَلا نہیں ہوتی۔وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اوران کا مقام بلند ہوتا ہے۔اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اوران کی شامتِ اعمال ان پر کوئی بَلا لاتی ہے تو وہ اَور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے: فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (البقرۃ:11) پس ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو تا ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہوجاؤ۔جو شخص خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو ایسی توفیق عطا کی۔وہ اس بات پر قادر ہے کہ ایک قوم کو فنا کر کے دوسری پیدا کرے۔یہ زمانہ لوطؑ اور نوحؑ کے زمانہ سے ملتا ہے۔بجائے اس کے کہ کوئی شدید عذاب آتا اور دنیا کا خاتمہ کر دیتا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اصلاح چاہی ہے اوراس سلسلے کو قائم کیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 98۔99۔ایڈیشن2003ءمطبوعہ ربوہ)

ہماری بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس تعلیم کو سمجھیں۔توحید کی حقیقت کو سمجھیں۔

فرمایا کہ

’’ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کردے‘‘ (دنیا کے نمونے دیکھ کر ان کے پیچھے نہ چل پڑو۔) ’’......اوراس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے۔وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرلے۔‘‘ (دوسرے لوگوں کی دین کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف محبت نہیں ہے تو دیکھا دیکھی اپنے دل بھی کہیں سخت نہ کرلیں۔

فرمایا’’انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔مگر غیب کی، قضاو قدر کی کس کو خبر ہے۔زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔تمناؤں کا سلسلہ اور ہے، قضاو قدر کا سلسلہ اور ہے۔اور وہی سچا سلسلہ ہے۔‘‘ (جو قضاو قدر کا ہے۔)’’خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 157۔158۔ایڈیشن2003ءمطبوعہ ربوہ)

ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا حقیقی ادراک عطا فرمائے اور ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

نماز جمعہ کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔یہ مکرم عبدالکریم عباس صاحب سیریا کا ہے جو 5رمئی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔انہوں نے 2005ء میں بیعت کی سعادت پائی تھی اور بعد میں آ کے بہت آگے نکلنے والوں میں شامل ہوگئے۔خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔2009ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔گزشتہ سال مالی حالات کی خرابی کے باعث ملک میں جو حالات ہیں ان پر بھی اثر پڑا۔اگر بہت دور بھی ہوتے تھے تو کسی رشتے دار کے ہاتھ چندہ ضرور بھجوادیا کرتے تھے۔مرحوم شوگر کے مریض تھے اور صحت کافی خراب تھی۔جسم بھی دبلا پتلا تھا۔گزشتہ دنوں خرابی صحت اور تکلیف کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔

ان کو مکرم ملہم العدس صاحب نے تبلیغ کی تھی اور اپنے صدق و اخلاص کی وجہ سے جلد ہی انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔لکھتے ہیں کہ آپ نے سچی تلاش حق اور اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے باعث زیادہ مطالعہ کے بغیر ہی حق کو قبول کرلیا اور تبلیغ کے ایک ماہ بعد ہی بیعت کرلی۔بیعت کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ مسجد قبا میں کبار صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اور سب نے سفید لباس پہنا ہوا ہے۔نیز بیان کیا کہ نماز کے دوران ان کی حالت بہت روحانی تھی۔مرحوم اس خواب سے بہت خوش تھے۔کہا کرتے تھے کہ یہ خواب اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا بیعت کا فیصلہ درست تھا۔لیکن اپنی خاکساری کے باعث ہمیشہ پوچھا کرتے تھے کہ کیا میں واقعی صحابہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہل ہوں۔جہاں بھی ہوتے تبلیغ کرتے۔اس بارے میں کسی خوف یا ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔خصوصاً یہ بات اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ آپ اس علاقے میں رہتے تھے جہاں کے رہائشی اپنے عقائد اور عادات کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے۔

شدید بیماری کے باوجود جماعت سے رابطہ رکھتے اور مطالعہ کرتے اور دلائل سیکھتے اور نرمی سے آگے بیان فرماتے۔بہت نرم دل اور دھیمے مزاج کے طور پر مشہور تھے۔ہمیشہ یہ ثابت کرتے کہ بیماری کوئی روک نہیں ہے اور ہر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے میں حصہ لے سکتا ہے۔جب تبلیغ کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو آنکھیں نمناک ہوجاتیں۔حق کی بات ہمیشہ جرأت اور بہادری سے کرتے اور سننے والوں کو احساس نہ ہوتا کہ ایسا کلام کوئی دبلا پتلا انسان بھی کرسکتا ہے۔

وفات کے بعد ان کے گھر والے کیونکہ احمدی نہیں تھے ان کی نعش آبائی گاؤں لے گئے اور وہاں احمدی بھی جنازہ نہیں پڑھ سکے۔بہرحال بعد میں انہوں نے جنازہ غائب پڑھا۔ہم بھی انشاء اللہ پڑھیں گے۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔2009ء میں میرے لئے ویب سائٹ ڈیزائن کرنے کی پیش کش کی۔میں نے وقت کی کمی کا عذر کیا تو کہنے لگے مجھے صرف مضامین بھجوادیا کریں۔باقی کام میں خود کروں گا۔پھر انہوں نے بہت ہی خوبصورت ویب سائٹ ڈیزائن کی۔جماعت کی خدمت کے بارے میں اپنی لگن اور شدت کا اور تڑپ کا اظہار کرتے تھے۔مجید عامر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ مرحوم محمد العباس کے ساتھ خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو کتب کے عربی تراجم کی چیکنگ اور دہرائی کے سلسلے میں کام کرنے کی توفیق ملی۔اس دوران شدت سے محسوس کیا کہ مرحوم غیر معمولی اخلاص اور باریک بینی سے کام کرنے اور جلد کام کو نپٹانے کے عادی تھے۔کبھی بیماری کو اس راہ میں آڑے نہیں آنے دیا بلکہ بیماری کا کبھی ذکر تک بھی نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پڑھ کر بڑی سعادت اور خوشی کا اظہار کرتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معارف اور تعلیمات جلد عرب لوگوں میں پہنچنے چاہئیں تا کہ وہ بھی اس سے مستفیض ہوں اور ہدایت پائیں۔خلافت کی محبت میں سرشار تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اِمامِ آخِرُالزّماں کا مقام، مختصر سوانح، دعویٰ اور تعلیم

لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سرینام۔جنوبی امریکہ

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

شاہ دوجہاں، فخر الرُسل ،خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم الغیب خدا سے خبریں پا کر اپنی امت اور زمانے کے حالات کے بارہ میں ایسی پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو روزِ روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں، اِن پیش خبریوں میں اہل دنیا اور اہل اسلام کی پستی نئی اور محیرالعقول اشیاء کی ایجاد اور امت مسلمہ اور دنیا کی ہدائت کیلئے ایک مصلح کی آمد کی پیشگوئی نمایاں ہیں۔

سب سے پہلے ربّ کریم نے قرآن مجید کی سورت جمعہ کی آیت نمبر 4 میں آخرین میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کی پیشگوئی فرمائی تو صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آخرین کے بارے میں حیرت سے سوال کیا کہ وہ کون لوگ ہونگے جن میں آپ دوبارہ نزول فرمائینگے،اس پُرکیف واقعہ کی پوری تفصیل بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ میں موجود ہے۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے،آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی، جب آپ اس آیت پر پہنچے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہونگے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا، میں نے تین بار یہی پوچھا۔اسوقت ہم لوگوں میں سلمان فارسیؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انکے کندھے پر رکھا ،پھر فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تب بھی ان لوگوں میں سے ایک یا کئی آدمی اسکو واپس لے آئینگے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب نمبر 868 حدیث نمبر 2002)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس غلام کامل کو چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے نوازا جس کی تفصیل مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ میں موجود ہے۔

بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس امام الزمان کو ''حکم عدل'' کا بے مثال مقام ومنصب عطا فرمایا اور اسکی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسے کاسرِ صلیب،قاتِل خنزیر اور تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنے والا قرار دیا،اور قلم کے اس بادشاہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ دنیا میں خزائن تقسیم کریگا۔

ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی کی ایک حدیث کے مطابق آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹ کر بھی جانا پڑے تب بھی اس تک پہنچنا، اسکی بیعت کرنا اور اسے میرا سلام پہنچانا''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روحانی فرزند،ظِل کامل اور اسلام کا بطل جلیل 13 فروری 1835ء بمطابق 14 شوال 1250ھ قادیان ، پنجاب ہندوستان میں پیدا ہوا۔آپکے والد کا نام حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور والدہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔آپکا بچپن انتہائی سادگی اور پاکیزگی سے گذرا۔

اِبتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

عالم جوانی میں 1864ء میں بذریعہ رویاء نور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی زیارت نصیب ہوئی۔آپ فرمایا کرتے تھے،''آپکا حسن وجمال اور ملاحت اور آپکی پرشفقت وپرمحبت نگاہ مجھے ابتک یاد ہے اور کبھی بھول نہیں سکتی''۔

جان ودلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

اس زیارت کے ساتھ ہی آپکو ماموریت کے اشارے شروع ہوئے۔1868ء میں آپکو الہام ہوا،''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے''۔اسی سال آپ نے ملک کے مختلف اخبارات میں مذہبی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔1874ء میں آپ نے رویاء میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے آپکو ایک نان پیش کرتے ہوئے کہا،''یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے''۔چھ جون 1876ء کو آپ کے والد صاحب کی وفات کے وقت آپکو یہ الہام ہوا،''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ''۔اِسکے ساتھ ہی کثرت مکالماتُ ومخاطبات کا آغاز ہوا۔1879ء میں آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''براہین احمدیہ'' کی تصنیف کا اعلان شائع فرمایا اور اگلے سال اسکے حصہ اول ودوم کی اشاعت ہوئی۔ اِس کتاب نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا اور اسلام کے دفاع اور ادیان باطلہ پر اُسکی برتری ثابت کرنے کیلئے ایک نیا راستہ دنیا کے سامنے کھولا گیا۔

1882ء کے اوائل میں آپکو ماموریت کا پہلا الہام ہوا جو تقریباً ستر فقرات پر مشتمل تھا۔اِسی سال براہین احمدیہ حصہ سوم کی اشاعت ہوئی اور آپ نے بہ بانگ دُھل تمام مذاہب باطلہ کو نشان نمائی کی دعوت دی۔ مارچ 1885ء میں آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ مجددیت کے دعویٰ کا عام اعلان شائع فرمایا اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی۔یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا اور ایشا، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، سیاسی مدبروں اور دانشوروں کو بھیجا گیا۔

اپنی ایک تصنیف کتاب البریہ صفحہ 168 کے حاشیہ پر آپ تحریر فرماتے ہیں،''جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے''۔اِس حکم خداوندی کی اشاعت کے بعد آپ دنیا میں پہلی دفعہ ایک مجدد کی حیثیت سے روشناس ہوئے۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

22 جنوری 1886ء کو آپ چِلّہ کشی کیلئے ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چالیس دن کی شب وروز گریۂ وزاری کے بعد''پیشگوئی مصلح موعود'' جیسا قبولیت دعا کا روشن اور چمکتا ہوا نشان دنیا کے سامنے پیش کیا۔

جون 1888ء میں احکم الحاکمین نے آپکو لوگوں سے بیعت لینے کا حکم دیا۔یکم دسمبر 88ء کو آپ نے بیعت کا اعلانِ عام شائع فرمایا اور 12 جنوری 1889ء کو اشتہار کے ذریعہ دس شرائط بیعت دنیا کے سامنے پیش کیں۔

23 مارچ 1889ء دین اسلام اور مذاہب عالم کی تاریخ کا وہ یادگار اور بابرکت دن ہے جب مسیح محمدی نے اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل درآمد کرنے والی ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جس کی خبر مخبرِ صادقؐ چودہ سو سال قبل دے چکے تھے اور چالیس افراد کا قافلہ تجدید دین کی مہم پر کمربستہ ہوا۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اگلے سال یعنی 1890ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا۔دسمبر 1891ء میں جماعت کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ کیلئے ایک نئے آسمانی نظام کی بنیاد رکھی گئی جسے ''جلسہ سالانہ'' کہتے ہیں۔

ادیان عالم پر دین اسلام کی عقلی اور نقلی دلائل کیساتھ برتری ثابت کرنا اور اسے زندہ، کامل اور مکمل مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا آپکی زندگی کا مقصد تھا اور آپ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک چومکھی لڑائی میں مصروف تھے۔آپ فرماتے ہیں:''میں اس مولا کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت کا مجھ کو اسقدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں ۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں۔سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اسکے دین کیلئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے،اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اُسکے الہامی احکام کو بنظر استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ ان مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 35)

20 مارچ اور 6 اپریل 1894ء کو مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوف وخسوف والی حدیث بڑی شان سے پوری ہوئی جب یکے بعد دیگرے چاند اور سورج کو گرہن لگا۔

آسماں میرے لئے تونے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک وتار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا کے حکم سے دنیا کے سامنے مجدد ومہدی اور مسیح ہونے کا اعلان کیا تو سنت انبیاء کے مطابق مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔کیا مسلمان، کیا ہندو، کیا عیسائی سب آپکے دشمن اور درپہ آزار ہوئے،مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آپکو دجال اور ملحد کہا گیا اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں نے نت نئے حربوں کیساتھ آپکے گرد گھیرا تنگ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس جری اللہ نے بڑی متانت کے ساتھ یہ اعلان فرمایا،

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پروا نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہمکو سہار

چار نومبر 1905ء کو لدھیانہ شہر میں ہزاروں افراد کی موجودگی میں امام الزمان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت میں اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجّال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائیگی اور اس سلسلہ کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ چنانچہ اس غرض کیلئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا۔میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے ابتک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا''۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 250,249)

ہستی باری تعالیٰ ،توحید باری تعالیٰ،صفات باری تعالیٰ ،اپنے آقا ومطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام، آپکی حیثیت،آپکے روحانی افاضات کا زندہ جاوید ،اور جاری وساری ہونا،اسلام کا ایک کامل ومکمل دین ہونا، اسلام کا ادیان باطلہ کے مقابل پر سچا ہونا،مسیح موعود کی صداقت اور قبولیت دعا کے نشان ، جماعت کی تربیت ، بہبود وبہتری اور روحانی ترقی ایسے اور اس سے ملتے جلتے مضامین پر تصنیف وتالیف کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رہا۔اس دعویٰ اور اعلان کے ساتھ،

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر ملے کوئی اُمید وار

فرض تبلیغ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:''اے لوگو تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کیلئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔وہ تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلبگار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسکا آزمانا بہت سہل ہے۔ اسکی خدمت میں آؤ اسکی صحبت میں دو تین ہفتے رہو تا اگر خدا چاہے تو ان برکات کی بارشیں جو اسپر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اسپر اتر رہے ہیں اُن میں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کیلئے کھولا جاتا ہے۔اگر تم آنکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو یہ تمہاری عبث شکایت ہے۔اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا،تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوئے بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منوّر کرے''۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 41 سال اشاعت 1891ء)

اہل اسلام سے مخاطب ہوکر وہ سلطان القلم لکھتا ہے''میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کیلئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔اسکی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اِسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں ۔سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ۔کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا۔سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اُسوقت کے علماء کی ناسمجھی اُسکی سدّ راہ ہوئی۔آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لاسکتا۔اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں ۔اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ

ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہوگیا ہے۔ ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ''۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 36 تالیف اپریل 1893ء)

اپنی ایک اور تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں: ''یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدّث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات انکو دئے گئے، وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں، امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جسکی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خداتعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے، سو میں اسوقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ اِمَامُ الزّمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خداتعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے''۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 تصنیف ستمبر 1897ء)

جمیع اقوام اور جمیع عالم کی طرف بھیجے گئے عالی مرتبت رسول کے اس غلام کامل نے جمیع مذاہب کے نمائندوں کو ان الفاظ میں مخاطب کیا: ''میں بکمال ادب وانکسار حضرات علماء مسلمانان وعلماء عیسائیاں وپنڈتان ہندوان وآریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی وایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کیلئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہوسکے اِن تمام غلطیوں کو دور کردوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں طرف اُنکو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھکر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے، انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول''۔

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ نمبر 344،343 تصنیف ستمبر 1900ء)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''اور میں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُسنے ابراہیم سے مکالمہ ومخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُسنے مجھے بھی اپنے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آپکی اُمّت نہ ہوتا اور آپکی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظلّ ہیں اور بجز اسکے میری نبوت کچھ بھی نہیں''۔ (تجلّیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411,412 تصنیف مارچ 1906ء)

اپنے مقام اور حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں ''یہ نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ ودانستہ بند کرتے ہیں تو کریں سچائی کو اس سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائینگے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کرونگا یہانتک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دونگا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اسکو سولی دے دی مگر خدا نے اسکو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اسکو صرف ایک مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اسقدر اسکی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی کہ اب چالیس کڑور انسان اسکو خدا کرکے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کڑور انسان اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اسکے نام کے آگے جھکتی ہیں سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ لیکن خداتعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولے گا یہانتک کہ زمین پر محیط ہوجائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھلو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اسنے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''۔

(تجلّیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 410,409 تصنیف مارچ 1906ء)

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے نمونہ کے طور پر کسی قدر اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ اگر اسکے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اسکے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُسکا کلام ہے پر اسنے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُسکا چہرہ دکھانے کیلئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خرائن جلد 22 صفحہ 503 سال اشاعت مئی 1907ء)

خدا کے اس جری پہلوان کو اپنے مقام کی پہچان خود رب العرش نے کروائی تھی۔ آپکو اپنے مجدد، مہدی، مسیح موعود اور امتی نبی ہونے پر پختہ اور غیر متزلزل ایمان تھا۔ ''جری الله فی حُلَلِ الانبیاء'' کے آسمانی الہام کو آپنے ان الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جسکو داؤدی صِفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفین نے آپ پر مختلف قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات بنائے اور ہر ممکن حربے سے آپکو قانون کے شکنجے میں پھنسانے کی کوشش کی لیکن خدا کے شیر کی طرف سے یہی صدا بلند ہوتی رہی:

ہے سرِ راہ پر مرے وُہ خود کھڑا مولیٰ کریم
پس نہ بیٹھو میری رہ میں اَے شریرانِ دیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

بہت سے مخالفین آپکی پیشگوئیوں کے مطابق آپکی زندگی میں واصل جہنم ہوئے، اور آپکی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ مثلاً ایک بدزبان پنڈت لیکھرام پشاوری جو آپکے آقا ومطاع سید المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا، آپکی پیشگوئی کے مطابق 6 مارچ 1897ء کو واصل جہنم ہوا۔

جِس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وُہ میرزا یہی ہے

ایک طرف اپنے آسمانی آقا کی محبت میں آپکی جان گداز تھی تو دوسری طرف مخلوق خدا کو ضلالت اور گمراہی سے نکالنے کا جوش آپکے سینہ میں موجزن تھا۔ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں: ''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرّک یہ ہے کہ میں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اسکی اسقدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہوجائینگے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے، وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اسکو حاصل کرنا یہ ہے کہ اسکو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اسپر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اسقدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا میرا دل انکے فقر وفاقہ کو دیکھ کر کباب ہوجاتا ہے۔ اور ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہوجائیں''۔

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344 تصنیف ستمبر 1900ء)

ایک نبی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت اور مخالفین کے مقابل پر کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے، یہ وہ ہتھیار ہے جسے ہر زمانے کے نبی نے بڑی کامیابی سے استعمال کیا اور زندہ خدا سے زندہ تعلق کی وجہ سے ہر میدان میں اسے فتح نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور انکے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپکی مرضی۔ لیکن اگر آپ لوگ مجھے کاذب سمجھتے ہیں تو آپکو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہوکر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہونگا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہوجائینگی، اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ لوگ اسقدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اسقدر رو رو کر سجدے میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہوکر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائینگی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں، جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اسپر لعنت ہو وہ لعنت اسکے دل پر پڑتی ہے مگر اسے خبر نہیں۔......کوئی زمین پر نہیں مرتا جبتک آسمان پر نہ مارا جائے۔ میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کررہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ انکے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر انکے پہلے اور انکے پچھلے اور انکے زندے اور انکے مردے تمام جمع ہوجائیں اور میرے مارنے کیلئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر انکے مونہہ پر ماریگا۔ دیکھو صدہا دانشمند آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے نشان آسمانی بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں انکا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین''۔

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473,472 تصنیف دسمبر 1900ء)

امام الزمان نے مادر مہربان کی طرح ان لوگوں کی تربیت کی جو دنیا سے الگ ہوکر اِس پاک جماعت میں داخل ہوئے جو زمین پر خدا کی آخری جماعت ہے۔ دن

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

رات آپکی پاک زبان سے معرفت کے وہ موتی نکلتے اور حکمت کے وہ دریا بہتے جو پیاسے دلوں کو سیراب کرتے۔آپ علیہ السلام نے تحریر،تقریر اور عمل کے ساتھ پوری تندہی اور جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش کی اور آپکی زندہ راتوں کی دعائیں اس عمل میں کھاد کا کام دیتی رہیں۔"کشتی نوح" وہ بے مثال کتاب ہے جس میں آپنے انتہائی واضح الفاظ میں اپنی جماعت کیلئے زندگی کی راہیں متعین کیں اور کھوٹے کھرے میں امتیاز قائم کردیا۔تذکرۃ الشہادتین آپکی وہ لازوال تصنیف ہے جس میں آپنے اپنی جماعت کو انتہائی فکرانگیز نصائح فرما کر اپنے منصب نبوت کا حق ادا کیا۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں "اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپکو سفر آخرت کیلئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جسکا تمام ہم وغم دنیا کیلئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔کیونکہ وہ خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔اے سعادتمند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کیلئے مجھے دی گئی ہے۔تم خدا کو واحد ولاشریک سمجھو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے، خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔لیکن وہ شخص جو خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہوجاؤ۔انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کیلئے وعظ کرتے ہو۔سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے اگر تم اس چندروزہ دنیا میں انکی بدخواہی کرو خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جبتک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کو دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گرجائیں۔اور خدا اور اسکے احکام ہر ایک پہلو کی رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہوجائیں"۔

(تذکرۃ الشہادتین،روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63۔سال اشاعت اکتوبر 1903ء)

خالق اور مخلوق کے درمیان رشتہ جوڑنے کا واحد ذریعہ عبادت ہے۔آپ علیہ اسلام نے اپنی جماعت کو عبادت کی طرف توجہ دلانے کیلئے دن رات کوشش کی اور خاص طور پر نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھرپور انداز سے توجہ دلائی۔اس وضاحت کے ساتھ کہ غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:"اِس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے،اسلئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص انکے پیچھے نماز پڑھے۔کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو۔بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ **امامکم منکم**۔یعنی مسیح جب نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔پس تم ایسا ہی کرو۔کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حَکم ٹھیراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھ خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اسلئے آسمان پر اسکی کوئی عزت نہیں"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ صفحہ 64۔سال اشاعت ستمبر 1902ء)

منکرین اور مخالفین کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:"میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حُجّت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں کہ اُسپر کوئی گرفت نہ ہو۔اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جسکی تائید کیلئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اسکا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپکی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے،خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اسپر اتمام حجت ہو چکا ہے،وہ اگر کفر پر مرگیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا"۔

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 184،185 اشاعت مئی 1907ء)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئیاں بڑے تواتر اور کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور مسلمانوں کی اکثریت سمیت دنیا کی بڑی تعداد اس عقیدہ پر قائم ہے کہ اِن پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق عیسیٰ ابن مریم ہے لیکن امام الزمان فرماتا ہے:"حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے سے تو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیے ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر دہ جان کندن کی حالت تک پہنچے کا اور مریگا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جسکی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔جسقدر مولوی اور ملّاں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مرینگے کہ حضرت عیسیٰ کو وہ آسمان سے اترتے دیکھ لیں۔وہ ہرگز انکو اترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہوکر غرغرہ کی حالت کو پہنچ جائینگے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔کیا یہ پیشگوئی نہیں؟ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی! ضرور پوری ہوگی۔پھر اگر انکی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مرینگے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اتریگا۔اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لینگے۔اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 369 سال اشاعت 1905ء)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہُود علیہ السلام ایمان کو ثریا سے واپس لائے اور اسلام کے ایک بطل جلیل کی طرح مخالفین سے چومکھی لڑائی لڑی اور اپنے مشن کو پورا کرکے 26 مئی 1908ء کو 73 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اہل دنیا کو یہ پرشوکت الفاظ سنانے کے بعد:"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر انکو غلبہ بخشے گا۔وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اسکو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے گا اور فرشتے بھی اسکے ساتھ ہونگے اس سے کون ٹھٹھا کریگا۔پس اس دلیل سے بھی عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مرینگے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔اور پھر انکی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مریگی۔اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔تب خدا انکے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔اور تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین،روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67,66 سال اشاعت اکتوبر 1903ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ: تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس
از صفحہ 20

جو تعلیم الاسلام کالج میں پڑھا ہو،وہ اس ایگزیکٹو باڈی کا ممبر بن سکتا ہے۔اور وہ باتیں یہی ہیں کہ اعلیٰ اخلاق کی باتیں ہوں۔ایسوسی ایشن کو ان باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے ،ان اقدار کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے جو تعلیم الاسلام کالج کی اقدار رہی ہیں۔دین کی باتیں تو بے شک ہوں لیکن یہاں کبھی بھی ایسی باتیں ہلکے سے اشارے سے بھی نہیں ہونی چاہئیں جس میں کسی قسم کا اختلافی مسئلہ پیدا ہوسکتا ہو۔

علاوہ اور ہلکی پھلکی باتوں کے خدمت انسانیت کے حوالے سے باتیں ہوں۔اور اس میں جیسا کہ ابھی رپورٹ میں تعلیمی امداد کا ذکر کیا گیا،اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن کی طرف سے براہ راست نظارت تعلیم ربوہ کو یہ تعلیمی امداد بھجوائی جاتی ہے اور وہاں کئی طالب علموں کا اس سے فائدہ ہوتا ہے لیکن اس سے بڑھ کر بھی پروگرام ہونے چاہئیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسے پرانے طالب علم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آسودہ حالی میسر فرمائی ہوئی ہے۔اس لئے بعض ایسے پروگرام جو افریقہ میں مثلاً احمدیہ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن کے ذریعے سے یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعے سے جاری ہیں،ان میں بھی کبھی کبھی ایسوسی ایشن کے نام پر حصہ ڈال لیا کریں۔اس میں بعض ایسے پراجیکٹ ہیں کہ اگر آپ مکمل طور پر اس میں حصہ ڈالیں تو اس پراجیکٹ پر ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے نام کا display بھی ہوسکتا ہے، تو ان باتوں پر بھی آپ کو غور کرنا چاہیے۔اللہ کرے یہ ایسوسی ایشن ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور آئندہ بھی جس وقار کو قائم رکھتے ہوئے اب تک کام سرانجام دیتی رہی ہے وہ جاری رہیں۔"

خطاب کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔بعد ازاں حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا اور حضورِانور کے ساتھ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کی ایک گروپ فوٹو ہوئی۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ہی سابق طلباء تعلیم الاسلام کالج کے مابین بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ ہوا اور پھر سابق طلباء اور ایم ٹی اے کی ٹیموں کے مابین باسکٹ بال کا ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔حضورِانور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ازاں بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل واپس تشریف لے گئے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

پریس ریلیز لندن، 28 مئی 2014ء

''مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ 2014ء''

امسال ٹرافی انگلستان اور کینیڈا کی ٹیموں کے نام مشترکہ قرار پائی

ٹورنامنٹ کے فائنل میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت

عابد وحید خان۔ انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس

کینیڈا اور انگلستان کے کپتان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انعامی شیلڈ وصول کرتے ہوئے

مؤرخہ 26 مئی 2014 بروز سوموار کے دن جماعتِ احمدیہ کی طرف سے منعقد کیا جانے والا چار روزہ ''مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ 2014ء'' اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ کینیڈا اور اپنے ٹائٹل کا دفاع کرنے والی میزبان ٹیم انگلستان کے مابین لندن کے جنوب مغربی علاقہ میں واقع Abbey Recreation Ground میں کھیلا گیا۔

ویسے تو کسی بھی ٹورنامنٹ کا فائنل سب سے زیادہ دلچسپی کا حامل ہوتا ہے لیکن اس ٹورنامنٹ کا فائنل اس لحاظ سے تاریخی حیثیت حاصل کر گیا کہ ہمارے بہت پیارے امام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس مقابلہ کو دیکھنے کے لیے بنفسِ نفیس گراؤنڈ میں رونق افروز ہوئے۔

شدید بارش کی وجہ سے T-20 میچ کو فی اننگ 14/ اوورز تک محدود کر دیا گیا تھا۔ مہمان ٹیم نے جو اس ٹورنامنٹ کے آغاز یعنی 2009ء سے اب تک تین مرتبہ ٹرافی کو اپنے نام کر چکی ہے گراؤنڈ کے گیلے ہونے کے باجود پہلے باؤلنگ کرتے ہوئے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ عمدہ فیلڈنگ کرتے ہوئے کینیڈا کی ٹیم نے انگلستان کے تین کھلاڑیوں کو رَن آؤٹ کیا اور کئی مشکل کیچ بھی پکڑے۔ یہی وجہ تھی کہ مقررہ چودہ اووَرز میں انگلستان کی ٹیم 9 کھلاڑیوں کے نقصان پر صرف 84 رنز بنا سکی۔

اس موقع پر انگلستان کے مداحوں میں سے کئی لوگ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ مہمان ٹیم یہ ٹارگٹ سہولت کے ساتھ حاصل کر لے گی۔ لیکن ان کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جب میزبان ٹیم کے باؤلرز نے چند ہی اووَرز میں اپنے مدِ مقابل ٹیم کے چار کھلاڑی صرف 22/ اسکور پر آؤٹ کر لیے۔

انگلستان کے کوچ اور کپتان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انعامی ٹرافی وصول کرتے ہوئے

کینیڈا کی ٹیم موسم کی شدّت کے باوجود عمدہ کھیل پیش کرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھتی رہی یہاں تک کہ آخری اووَر میں جیتنے کے لیے انہیں 12/ اسکور درکار تھے۔ آخری اووَر میں اس ٹیم کے کھلاڑی صرف دَس اسکور بنا سکے اور اس طرح انگلستان کی ٹیم ایک اسکور کے ساتھ اس میچ کی فاتح قرار پائی۔

اس وقت کینیڈا کی ٹیم اور شائقین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کی بیٹنگ کے دوران شدید بارش کے پیشِ نظر کمال شفقت فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ

'یہ رننگ ٹرافی اس دفعہ چھ چھ مہینے کی ٹرافی ہوگی، چھ مہینے یو کے کے پاس چھ مہینے کینیڈا کے پاس۔'

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم کے خوش نصیب کپتان کو یہ ٹرافی اپنے دستِ مبارک سے عطا فرمائی۔

یاد رہے کہ کینیڈا کی ٹیم سال 2012ء میں منعقد ہونے والے ٹورنامنٹ میں فاتح قرار پائی تھی۔ گزشتہ سال کینیڈا میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ پر ہونے کی وجہ سے اسے ٹورنامنٹ میں اپنے ٹائٹل کے دفاع کا موقعہ نہ مل سکا۔ چنانچہ امسال حسنِ اتفاق سے انگلستان اور کینیڈا ہر دو ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں چیمپئنز کے طور پر شامل ہوئیں اور چیمپئنز کے طور پر ہی اپنے گھروں کو روانہ ہوئیں۔

فائنل میچ کا ایک منظر

انفرادی طور پر ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی ٹیم 'عمیر الیون' نے عمدہ کارکردگی دکھاتے ہوئے 15/ اووَرز کے ایک میچ میں 243 اسکور بنا کر اس ٹورنامنٹ کا سب سے زیادہ ہدف دینے کا اعزاز حاصل کیا۔ جبکہ انہیں سے تعلق رکھنے والے آل راؤنڈر لئیق مرزا نے Man of The tournament کا اعزاز حضورِ انور کے دستِ مبارک سے وصول پایا۔

تمّت

مزید تفصیلات کے لیے

media@pressahmadiyya.com

ایک وجد آفرین عارفانہ نکتہ

(ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ ربوہ)

حضرت مولانا شیر علی صاحب نور اللہ مرقدہُ سلسلہ احمدیہ کے نہایت قیمتی وجود تھے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص ترین رفقاء میں ایک اہم مقام رکھتے تھے۔ 1897ء میں آپ حضور کے حلقہ غلامی میں آئے اور آخر دم تک سلسلہ عالیہ کی گرانقدر خدمات بجالاتے رہے۔ انگریزی ترجمہ قرآن آپ کی علمی قابلیت اور قرآن فہمی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور جسے اپنوں اور غیروں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔ یہ آپ کی وہ غیر معمولی خدمت ہے جو انشاء اللہ تا قیامت آپ کی یاد دلوں سے محو نہیں ہونے دے گی۔ آپ ۱۳ نومبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

آپ 26 فروری 1936ء کو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی تکمیل کے لیے قادیان سے انگلستان تشریف لے گئے۔ راستہ میں ممبئی شہر میں مختصر قیام کا اتفاق ہوا۔ جمعہ کا روز تھا۔ مقامی احمدیوں نے آپ سے نماز جمعہ پڑھانے کی درخواست کی جسے آپ نے قبول فرماتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ سے اس صاحب عرفان کے انداز فکر اور اسلوب بیان کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ سب جانتے ہیں کہ میں اس جگہ کی مقامی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ میرا آپ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق یا شناسائی نہیں حتیٰ کہ میں آپ لوگوں سے ذاتی طور پر متعارف بھی نہیں لیکن بایں ہمہ آپ نے نماز جمعہ کے لئے مجھے اپنا امام بنانا پسند کیا ہے۔ **میری یہ خواہش ہرگز نہ تھی، آپ لوگوں نے ازخود میرا انتخاب کیا ہے۔** اگرچہ میں ایک معمولی آدمی ہوں اور آپ کو کسی معاملہ میں مکلّف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا لیکن چونکہ آپ نے آج وقتی طور پر اپنی امامت کے لیے میرا انتخاب کیا ہے اس لیے اب آپ سب پر یہ فرض ہوتا ہے کہ اس نماز میں صدق دل کے ساتھ پورے طور پر میری پیروی کریں۔ **آپ سب کو لازمی طور پر میری اقتدار کرنا ہوگی۔ کسی کو چون و چرا کی مجال نہ ہوگی۔** میری کسی غلطی پر آپ زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں لیکن اگر میں نماز میں کوئی غلطی کر جاؤں تو آپ لوگوں کو بھی لازمی طور پر میری اقتدار میں وہ غلطی کرنا ہوگی، کسی کو نکتہ چینی کرنے کی حق نہ ہوگا۔"

پھر اس امر کو بنیاد بناتے ہوئے جو نہایت گہرا عارفانہ نکتہ بیان کیا وہ **اطاعت امام** کے سلسلہ میں آپ کے دلی کیفیت و جذبات کا دلکش نظارہ کھینچتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

"اس بات کے بیان کرنے سے میری غرض آپ کو یہ نصیحت کرنا ہے کہ **ہمارے مذہب اسلام میں جب ایک معمولی آدمی جس کو وقتی طور پر امام بنایا جائے، اس کی اطاعت کا یہ تقاضا ہے تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح جس کے ہاتھ پر ہم سب نے بیعت کی ہوئی ہے، اس کی بدل وجان اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کس قدر ضروری ہے اور اس سے روگردانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس نکتہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیو۔**"

(روایات مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ایم اے۔ لاہور۔ الفضل ۲۳ اگست ۱۹۷۳ء صفحہ ۶)

ع اے خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆......☆......☆......☆

مجلس خدام الاحمدیہ البانیہ کا دوسرا دوروزہ سالانہ اجتماع

جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ وناظم اعلیٰ سالانہ اجتماع البانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ البانیہ نے Kosovo کے خدام کے ساتھ دوروزہ سالانہ اجتماع مورخہ 12اور13اپریل2014ءبروز ہفتہ اور اتوار منعقد کرنے کی توفیق پائی۔اس اجتماع میں البانیہ، Kosovo اور جرمنی سے خدام شام ہوئے۔جرمنی سے مکرم نوید حیدر صاحب نیشنل سیکرٹری صحت و جسمانی کی قیادت میں خدام نے شمولیت کی توفیق پائی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔تلاوت قرآن کریم، اذان، تقاریر، کوئز، مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات علمی مقابلہ جات کے تحت جبکہ فٹ بال، باسکٹ بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات ورزشی مقابلہ کے تحت منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔الحمدللہ علی ذالک۔

مورخہ 12اپریل بروز ہفتہ کو پرچم کشائی کے ساتھ باقاعدہ اجتماع کے پروگرام کا آغاز ہوا۔مکرم نوید حیدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ اور مکرم شاہد احمد بٹ صاحب صدر جماعت و مربی سلسلہ البانیہ نے البانیہ کے پرچم کو ہوا میں لہرایا اور اس کے بعد مکرم صدر جماعت البانیہ نے دعا کروائی۔

مکرم نوید حیدر صاحب کے زیر صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے ہوا۔اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت البانیہ نے مختصر اور جامع افتتاحی خطاب کیا

شاملین اجتماع

جس میں آپ نے اجتماع کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے خدام کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح کی روشنی میں خدام کو نصائح کیں۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔تلاوت واذان کے مقابلہ جات کے بعد تقاریر کا مقابلہ خاص طور پر دلچسپ اور بھرپور تھا جس میں خدام نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ورزشی مقابلہ جات میں سب سے پہلے رسہ کشی کا مقابلہ تھا جس میں خدام نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا اور اس میں جرمنی کی مہمانی ٹیم ایک سخت مقابلہ کے بعد اوّل رہی۔اس کے بعد باسکٹ بال کا مقابلہ ہوا۔اس میں Kosovo کی ٹیم نے اپنی طاقت کا لوہا منوایا اور اوّل قرار پائی۔پھر ٹیبل ٹینس کا مقابلہ ہوا جس میں 16 کھلاڑی میدان میں اُترے لیکن Kosovo کے دو خدام نے اوّل اور دوئم پوزیشن حاصل کی۔

اختتامی اجلاس کے دوران

اس کے بعد کوئز کے مقابلہ کے لئے خدام کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک ٹیم البانیہ سے اور دوسری ٹیم Kosovo سے تھی۔سخت مقابلہ کے بعد Kosovo کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

مورخہ 13اپریل بروز اتوار کو خدام فٹ بال گراؤنڈ کی طرف علی الصبح روانہ ہوئے اور فٹ بال کے میچز میں حصّہ لیا۔اس مقابلہ میں 4ٹیمیں شامل ہوئیں۔دو Kosovo سے ایک البانیہ سے اور ایک جرمنی سے،ٹیمیں اپنی پوری طاقت وقوت استعمال کرتی ہوئیں مقابلہ کے لئے میدان میں اُتریں۔سخت مقابلہ جات کے بعد Kosovo کی ٹیم اوّل اور البانیہ کی ٹیم دوئم پوزیشن حاصل کرسکی۔

اسی روز آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز ظہرانے کے بعد ہوا جس میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔اس اجلاس کی کا صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ البانیہ نے کی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد خدام کا عہد مکرم Markelvan Shpartti صدر خدام الاحمدیہ نے دہرایا اور اس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی۔

بعدازاں خاکسار نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور کام کرنے والے خدام اور شاملین کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد مکرم Bujar Ramaj صاحب نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے اور آخر میں مہمانوں نے اپنے تاثرات پیش کئے۔مہمانوں میں ایک خصوصی مہمان مکرم Perikli lleshi صاحب جو کہ میونسپلٹی کے وائس چیئر میں ہیں اور جماعت کے بہت قریب ہیں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور اجتماع کی کامیابی پر سب کو مبارک باد پیش کی۔آخر میں مکرم صدر صاحب جماعت نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کی کُل حاضری 67 تھی جن میں چند انصار اور اطفال بھی شامل ہوئے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا کرے۔

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

(رپورٹ سیکریٹری جنزل چوہدری افتخار حسین اظہر)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ناروے کو جماعت احمدیہ کے 125ویں یوم تاسیس کے موقع پر جلسہ یوم مسیح موعود منانے کا موقع ملا۔الحمدللہ۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات تلاوت کی گئیں۔اور ان کا اُردو اور نارویجین ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

بعدازاں حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام ؎

آسمان سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا

میں سے مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے خوش الحانی سے چند اشعار پیش کئے گئے۔

شرائط بیعت پڑھ کر سُنائے جانے کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب نے نارویجین زبان میں کی۔آپ نے اپنی تقریر میں چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی کا ذکر کیا اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔مزید برآں آپ نے بائبل کی پیشگوئیوں اور قرآنی آیات کے ساتھ اس پیشگوئی کی صداقت پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا اور کسوف وکشوف کے بارے میں 5 تشریحات بطور دلائل بیان فرمائیں۔

دوسری تقریر مکرم حمزہ احمد راجپوت نے نارویجین زبان میں کی۔اس تقریر میں الیگزنڈر ڈوئی کی المناک اور حسرتناک موت کے بارے میں پیشگوئی تھی اور صداقت مہدی موعود اور مسیح موعود کا عظیم نشان تھا۔

جلسہ کی تیسری تقریر مکرم ومحترم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔آپ کی تقریر کا عنوان ''حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات'' تھا۔آپ نے اپنی تقریر میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کرایا اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے چند معجزات کا ذکر کیا۔مثلاً طاعون، کسر صلیب، خدا تعالیٰ کی طرف سے 40ہزار عربی مادے ایک رات میں عطا کیا جانا وغیرہ وغیرہ۔آپ نے دیگر معجزات کا تذکرہ بھی کیا اور ان کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم ملک محمود ایاز صاحب (قائمقام نیشنل امیر) نے کی۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ونسب کے بارے اختصار سے بتایا کہ کس طرح آپ کا خاندان ملک ہندوستان میں آیا۔

آپ نے 23مارچ1889ء کے دن کی اہمیت بیان فرمائی اور سامعین کو بتایا کہ یہ وہ دن تھا جس دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قدرت ثانیہ کی شکل میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے طور پر تاقیامت رہے گی۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم پیشگوئی کہ اوّلین اور آخرین مل جائیں گے بڑی شان سے پوری ہوئی۔

جلسہ کی حاضری ریکارڈ رہی لجنہ 277اور مردانہ ہال میں حاضری تقریباً180 تھی۔الحمدللہ

ممبران جماعت احمدیہ ناروے نے کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت فرما کر حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ سے عقیدت ومحبت کا اظہار فرمایا۔حاضرین کی طرف سے چند سوالات کے جوابات مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ نے دیے۔جلسہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔الحمدللہ علی ذالک۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ 15

ڈینٹسٹ ہونے کی وجہ سے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی افراد کا معالج بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ان کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔اپنوں اور غیروں سبھی کے لئے قربانی کا جذبہ رکھتے تھے۔ پاکستان کے کئی بڑے سیاسی اور حکومتی لیڈروں کے دانتوں کا علاج بھی کرتے رہے۔ہر ایک کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے۔MTA پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے دیکھتے اور دوسروں کو بھی دکھاتے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ محترم خالد سیف اللہ صاحب (قائمقام امیر جماعت آسٹریلیا) کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 مئی 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (آف مانچسٹر)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (آف مانچسٹر) 11 مئی 2014ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت منشی سربلند خان صاحب کے داماد تھے۔ آپ نے لاہور کے حلقہ سول لائن میں لمبا عرصہ صدر جماعت اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، دعا گو، ہمدرد، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔اے (اہلیہ مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب مرحوم۔ ربوہ) 27 اپریل 2014ء کو چند ماہ کی علالت کے بعد قریباً 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحبؓ اور مکرمہ سارہ درد صاحبہ مرحومہ کی بیٹی تھیں جو لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی ممبرات میں شامل تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ لجنہ کے زیر اہتمام آپ کی دو کتب بھی شائع ہوئیں نیز آپ کے متعدد مضامین جماعتی رسائل اور اخبارات کی زینت بنتے رہے۔ اسی طرح آپ نے جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ میں تقریباً 25 سال تدریس کے فرائض سرانجام دئے۔ آپ ایک کامیاب اور ہر دلعزیز معلّمہ تھیں۔ آپ نہایت نرم خو، ملنسار، بچوں سے پیار کرنے والی ہمدرد، اور مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے بہت پیار تھا اور باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے عشق و وفا کا تعلق تھا۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا اور اس محبت کو اپنی اولاد کے دل میں پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ دار الفضل ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سب مغربی افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں مقیم ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم حامد مقصود عاطف صاحب بطور مبلغ سلسلہ اور بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود عاطف صاحب ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جبکہ بیٹی اپنے میاں مکرم ڈاکٹر محمود بھنو صاحب (آف ماریشس) کے ساتھ نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔

(2) مکرم پروفیسر مرزا محمد کریم صاحب (اسلام آباد۔ پاکستان) 5 اپریل 2014 کو دو سال کی علالت کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مرزا عبد الحق صاحب مرحوم کے بھتیجے اور حضرت مولوی شیخ محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ کئی سال تک آپ کو پہلے مری اور پھر اسلام آباد کے حلقہ G9/1 میں صدر جماعت اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش، غریب پرور، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم عمران احسن صاحب بطور نیشنل سیکرٹری تربیت آسٹریلیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب (ابن مکرم محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک ربوہ)۔ کینیڈا۔ 20 اپریل 2014ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ شعبہ ضیافت کینیڈا میں رضا کارانہ طور پر قابل قدر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1968ء سے لے کر 2008ء تک جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر ناظم لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے کچن میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ بہت اطاعت گزار، خلافت کے فدائی، احمدیت کے سچے خادم، غریب پرور، بہت سی خوبیوں کے مالک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مربیان سلسلہ سے خاص تعلق تھا۔ وفات سے چند روز قبل اپنی اولاد سے بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور خدمت دین پر کمربستہ رہنے کا عہد لیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ناصر احمد صاحب (نصیر آباد۔ ربوہ) 18 اپریل 2014 کو 4 ماہ کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ گزشتہ 10 سال سے آپ کو حفاظت مرکز کے شعبہ میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اپنے محلّہ میں مالی تحریکات اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت غریب پرور، مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرمہ امۃ السلام صاحبہ (اہلیہ مکرم سید مصدق احمد شاہ صاحب مرحوم۔ دار العلوم غربی ربوہ) 11 دسمبر 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنے محلّہ میں سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، انتہائی نیک، خوش اخلاق، منکسر المزاج، غریب پرور اور ہر تحریک پر فوراً لبیک کہنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا۔ قرآن کریم کا کافی حصہ زبانی یاد تھا اور قرآن کریم کی تلاوت اور درثمین کی نظمیں خوش الحانی پڑھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب (کینیڈا) 28 مارچ 2014ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صالح علی صاحبؓ (ابن حضرت مرزا صفدر علی صاحبؓ) کے داماد اور مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب مرحوم (سابق امیر کراچی) کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ 2001ء میں کینیڈا شفٹ ہوگئے تھے۔ بہت شفیق، غریب پرور، علم دوست، مخلص اور نافع الناس وجود تھے۔ کئی احمدی اور غیر احمدی احباب اپنے بچوں اور بچیوں کو آپ کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھجواتے تھے جس وجہ سے آپ کو تبلیغ کا موقع بھی میسر آتا رہا۔ آپ کے ذریعہ کئی احباب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ذہین طلباء و طالبات کے لئے اپنی اہلیہ کے نام پر خورشید عطا سکالرشپ اور 2008ء میں اپنی والدہ کے نام سے حفیظن بیگم سکالرشپ جاری کروایا۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ خلافت سے بہت عقیدت اور وابستگی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ یادگار ہیں۔

(7) مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ (بنت مکرم بابو محمد بخش صاحب مرحوم۔ ربوہ) 7 مارچ 2014 کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ محلّہ دار النصر ربوہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت دیندار، جماعتی غیرت رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والی نیز مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔ آپ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

(8) مکرم عبد الرحیم سلیم صاحب (ابن مکرم صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب مرحوم آف جہلم) 29 اپریل 2014ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد حیات صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کوئٹہ کے داماد تھے۔ آپ کو کوئٹہ اور کھوسکی (ضلع بدین) میں عرصہ 20 سال مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے انتہائی صابر و شاکر، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے کوشاں رہنے والے نافع الناس وجود تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) عزیزہ لبینہ فاتح (بنت مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد صاحب۔ انچارج احمدیہ کلینک داسابنین) عزیزہ 16 اپریل 2014ء کو 4 سال کی عمر میں وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بچی کو وفات سے چند دن قبل ملیریا بخار ہوا۔ ہر ممکنہ علاج تو کیا گیا لیکن اس کے باوجود طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی اور آخر جانبر نہ ہوسکی۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھی۔

☆......☆......☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 مئی 2014ء کو 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم غلام سرور طاہر صاحب (آف شیخوپورہ حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم غلام سرور طاہر صاحب (آف شیخوپورہ۔ حال یوکے)

14 مئی 2014 کو 66 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 1974ء کے فسادات کے بعد اپنے پانچ بھائیوں ایک بہن اور بعض دیگر عزیزوں کے ہمراہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو جلسہ سالانہ قادیان اور یوکے پر متعدد مرتبہ نظمیں پڑھنے کی سعادت ملی۔ بہت خوش الحانی سے اور پرسوز آواز میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو آپ کی آواز پسند تھی اور دونوں ہی آپ سے بڑا شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ ان کے بعض سفروں میں آپ کو بھی ان کے ساتھ حضرت چوہدری انور حسین صاحب کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ یوکے آنے کے بعد لوکل جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے اور آپ کی تبلیغ سے کئی افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ چندوں اور مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ آپ خوش مزاج، خوش لباس، ہر دل عزیز اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم محمد سعید انور صاحب (معاون ناظر دار الضیافت ربوہ) 24 اگست 2013 کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو قریباً 50 سال کا عرصہ دار الضیافت ربوہ میں معاون ناظر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، تحمل مزاج، محنتی، خوش اخلاق، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے شفقت اور محبت سے پیش آنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی ہے۔

(2) مکرم عبد اللطیف انور صاحب (سابق امیر جماعت سویڈن) 28 اپریل 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؓ حلالپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مرحوم مفتی سلسلہ کے بھائی تھے۔ آپ کو 4 سال بطور امیر جماعت سویڈن کے علاوہ دیگر مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، خدا ترس، صلہ رحمی کرنے والے، غریب پرور، مالی قربانی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم راجہ منور احمد مبشر صاحب (ابن مکرم راجہ ناصر احمد صاحب۔ کراچی) 4 مارچ 2914 کو 51 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت خواجہ خیر الدین صاحبؓ سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب مرحوم سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور سابق انسپکٹر اصلاح و ارشاد کے نواسے تھے۔ آپ نے نائب ناظم صحت جسمانی مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے علاوہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت خوش اخلاق ہنس مکھ اور مخلص انسان تھے۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ جب بھی جماعتی خدمت کے لئے بلایا جاتا تو فوراً حاضر ہوجاتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم مبشر اعجاز احمد صاحب و مکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ (اسلام آباد۔ پاکستان) 28 مارچ 2014 کو آپ کو اور آپ کی والدہ مکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ کو اسلام آباد سیکٹر G-11 میں چاقو کے پے در پے وار کرنے کے بعد فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مبشر اعجاز صاحب اسلام آباد یونیورسٹی میں الیکٹرانکس کے لیکچرار تھے۔ بہت خوش اخلاق، ملنسار، محنتی اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص نوجوان تھے۔

(5) مکرم ڈاکٹر محمد طارق خان رانا صاحب (ڈینٹل سرجن۔ سڈنی آسٹریلیا) 2 مئی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ایک ماہر

بقیہ صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

باسیلہ (بینن) میں قرآن کریم کی نمائش

قمر رشید مبلغ سلسلہ بینن (مغربی آفریقہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 17 تا 19 مئی 2014ء کو باسیلہ شہر میں قرآن کریم کی نمائش لگانے کا موقعہ ملا۔

یہ نمائش باسیلہ شہر کے وسط میں کوتونو سے برکینا فاسو جانے والے مین ہائے وے پر منعقد ہوئی۔

اس نمائش کے انعقاد کے لئے شہر کی لوکل گورنمنٹ سے اجازت نامہ حاصل کیا گیا۔ اجازت نامہ ملنے کے ساتھ ہی شہر کی تمام اتھارٹیز کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

مؤرخہ 17 مئی کو مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن 12:30 بجے نمائش کی جگہ پر پہنچے جہاں کچھ اتھارٹیز پہلے سے موجود تھیں جن میں باسیلہ کمیون کے C.B (جنڈرمیئری جو آرمی کی ایک قسم ہے اس کا ہیڈ اور اور اس کا نائب) C.B.A اور نمائندہ میئر موجود تھے۔

نمائش کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو کہ لوکل مشنری مصطفیٰ اولابی صاحب نے کی۔ انہوں نے سورۃ التکویر کی تلاوت کی۔ بعد ازاں اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مانیگری جماعت کے سیکرٹری جنرل مکرم اوبی خالد صاحب نے خوش آمدیدی کلمات کہے اور انہوں نے اس نمائش کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کی اس نمائش کی اہمیت اس لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہاں پر گزشتہ 15 سال سے کوئی نمائش نہیں ہوئی۔ یہ نمائشیں جماعت کے قرآن کریم کے ساتھ اخلاص و محبت کو دکھانے کا ایک ذریعہ ہوتی ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب کے ساتھ وفد میں آئے ہوئے ایک مبلغ سلسلہ مکرم عطاء المنعم ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی سچائی کے دلائل قرآن کریم سے مختصر انداز میں پیش کیا۔

باسیلہ کے C.B نے جماعت کے ماٹو Love for All Hatred for none کو سراہتے ہوئے کہا کہ اگر ہم سب اس بات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔

نمائندہ میئر نے بتایا کہ مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف پہلے کچھ خاص نہیں تھا مجھے یہ تو معلوم تھا کہ یہاں یہ جماعت موجود ہے لیکن اس کے عقائد کی تفصیل مجھے معلوم نہ تھی۔ حال ہی مجھے جماعت احمدیہ کے مبلغ جو یہاں تعینات ہیں ان سے ملنے کا موقع ملا تو مجھ پر واضح ہوا کہ یہ کوئی اور مذہب پیش نہیں کرتے بلکہ وہی اسلام ہی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اور جو چڑھاوے آج کل کے علماء نے چڑھا دیئے ہیں جماعت ان سب بدعات کو دور کرتی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اپنے علاقے کے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مبلغ کو میں نے یہ مشورہ دیا جب تک یہاں آپ یہاں پر جماعت احمدیہ کی مسجد تعمیر نہیں کرتے آپ کی ترقی کی رفتار بہت آہستہ رہے گی۔ کیونکہ اس علاقے کے لوگوں کی یہ ذہنیت ہے کہ مسجد ہو تو تب ہی نماز اور جماعت میں شمولیت کا تصور واضح ہوگا ویسے یہ آپ کو زیادہ اچھے طریقے سے خوش آمدید نہیں کہیں گے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے اس نمائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت ملک کے گوشے گوشے میں قرآن کریم کی نمائشیں منعقد کر رہی ہے جس کا بنیادی مقصد یہی ہے لوگوں کو ان کی اپنی زبان میں قرآن کریم فراہم کیا جائے تا کہ لوگ خود اس کو پڑھ کر سمجھنے والے ہوں اور جو غلط عقائد مسلمانوں میں رواج پا گئے ہیں ان سے چھٹکارا پانے والے ہوں۔ اس طریق پر قران کی

خوبصورت تعلیم جو ہر قوم کیلئے ہے جو امن اور آشتی، محبت اور اخلاص کی تعلیم ہے جو تمام مذاہب کو ان کی اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کا پورا حق پہنچاتی ہے جو فتنہ فساد سے دور کرنے والی ہے اور ایک خدا کے تصور کے ساتھ تمام انسانیت کو اس کی اتباع کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ اس تعلیم کو عام کرنا ہمارا مقصد ہے۔ نیز غیر احمدی علماء جو احمدی مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ان کا قرآن اور ہے تو اس الزام کا بھی رد ہو سکے تا کہ سب لوگ آئیں اور دیکھیں کہ وہی قرآن ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا اور اسی پر احمدی مسلمان عمل پیرا ہیں۔ اور سب کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

اس کے بعد تقریب میں شامل مہمانان کرام سٹال پر تشریف لے گئے جہاں انہوں نے مختلف زبانوں میں کئے گئے قرآن کریم کے تراجم کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کی اس بے نظیر کاوش کو بہت سراہا۔ اور جماعت کی اس انداز میں قرآن کریم پیش کرنے پر مبارکباد دی۔ فرنچ زبان میں موجود جماعتی لٹریچر انہیں کچھ کتب تحفہ میں دی گئیں اور چند کتب ان مہمانوں نے اپنے ازدیادِ علم کی خاطر سٹال سے خریدیں۔

نمائش کو وزٹ کرنے والے ایک صاحب نے کہا کہ مَیں ایک مسلمان ہوں لیکن مجھے آج تک یہی بتایا جاتا رہا ہے کہ قرآن کریم کا کسی اور زبان میں ترجمہ موجود نہیں ہے اور یہ جائز بھی نہیں ہے کہ اس کا ترجمہ کیا جائے۔ اور آج قرآن کریم کے اتنے سارے تراجم دیکھ کر میں واقعی دنگ رہ گیا ہوں۔

ایک اور دوست نے نمائش دیکھنے کے بعد کہا:

اس طرح کا پروگرام میں نے آج تک باقی مسلمانوں کی طرف سے منعقد ہوتے نہیں دیکھا۔ حالانکہ سچائی کا تو اظہار ہونا چاہیے۔ اگر عیسائیوں کو دیکھا جائے تو انہوں نے بائبل کا کتنی ہی زبانوں میں ترجمہ کیا ہوا ہے اور وہ اس کی اکثر نمائشیں اور بک سٹالز کے ذریعے اس کی پرچار بھی کرتے رہتے ہیں لیکن مسلمانوں میں اس امر کی کافی کمزوری ہے۔

ان کو بتایا گیا کہ اصل میں یہ کمزوری کیوں ہے کیونکہ غیر احمدی مسلمانوں کا کوئی اس وقت امام نہیں ہے جو وقت کی ضرورت کے مطابق ان کو آگاہی دے سکے کہ اس وقت کون سا کام دین اسلام کے حق میں زیادہ بہتر رنگ میں پھل دے سکتا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا ایک امام ہے جن کی

ہدایات کی روشنی میں جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے میں قرآن کریم کی نمائشیں منعقد کر رہی ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام دنیا تک پہنچا رہی ہیں۔

اسی طرح کئی جماعت کے مخالف بھی آئے اور انہوں نے آکر غل غپاڑہ کرنے کی کوشش کی اور بدزبانی بھی کی تا کہ کسی طرح سے جماعت کے لوگوں کو ڈرایا دھمکایا جائے اور جو لوگ نمائش دیکھنے آئے ہیں اور یہ بتایا جائے یہ جماعت مسلمان نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود تقریباً 3000 سے زائد افراد نے اس نمائش کو وزٹ کیا اور تقریباً اتنی ہی تعداد میں جماعت کے تعارف پر مشتمل فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

یہاں کے ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے کہا میں جماعت کے عقائد پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ خاکسار نے کہا کہ ضرور آئیں بات کریں تو وہ مختلف اعتراضات جو عام ہیں کرنے لگے کہ جماعت آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتی اور حضرت عیسیٰؑ کو فوت شدہ قرار دیتی تو ان کو قرآن کریم کے حوالوں سے ان سوالات کا جواب دیا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ میں نے تقریباً تمام تفاسیر عربی میں پڑھی ہوئی ہیں لیکن کسی نے بھی اس بات کو اور ان حوالوں کو پیش نہیں کیا اگر اس قسم کے کوئی حوالے ہوتے یا اس طرح سے ان کا مفہوم بنتا تو وہ ضرور ذکر کرتے تو ان کو بتایا گیا عربی تفاسیر میں یہ سب باتیں موجود ہیں لیکن یہ بات بھی حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کی ایک دلیل ہے کہ بعض ایسے مسائل جن کا امت مسلمہ اپنا اجماع سمجھتی تھی وہ حضرت مسیح موعودؑ کے آکر مسلمانوں کو ان کی غلطی سے آگاہ کیا آخر پر انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق اپنے شکوک کا اظہار کیا۔ تو خاکسار نے ان کو کہا صرف ایک چھوٹی سی بات کہوں گا کہ سچائی کا نشان اس طرح سے آپ بتا دیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا ہو اور آج تک وہ خود یا اس کی جماعت کا کوئی پیروکار موجود ہو۔ آپ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا تو یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کی ایک دلیل ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ پھر کسی وقت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو ایسی جماعت کے متعلق بتاؤں گا۔ یہ بات کہہ کر وہ رخصت ہو گئے۔

پیارے آقا سے دعا کی درخواست بھی ہے کہ وہ ان کیلئے دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو اسلام احمدیت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس نمائش کی کوریج باسیلہ کے مقامی ریڈیو Kouffe نے بھی کی۔ اور اس 17 مئی کی شام فرانسیسی زبان میں اور 18 مئی کی صبح کو اس علاقے کی تمام زبانوں کے ترجمہ کے ساتھ اس نمائش کی مکمل رپورٹ پیش کی گئی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ نمائش اس علاقے کے لوگوں کیلئے ایک مشعل راہ ثابت ہو اور وہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے ہوں۔ آمین ثمہ آمین

☆......☆......☆......☆

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ستارہ ذوالسنین ۔ دمدار ستارہ

یہ سنّت اللہ ہے کہ کسی بھی مامور کے ظہور کے وقت آسمان پر نشانات کا ظہور بھی ہوتا ہے اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت ظہور پذیر ہوتا رہا۔ تاریخ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر بھی ایک دمدار ستارہ ’’ذوالسنین‘‘ آسمانی نشان کے طور پر ظاہر ہوا جس کا ذکر متی کی انجیل میں بھی موجود ہے۔ ان حوالوں سے روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3؍ستمبر 2010ء میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کا ایک تحقیقی مضمون شامل اشاعت ہے۔

اُس زمانہ میں رومی سلطنت کے زیرِ سایہ فلسطین پر حکومت کرنے والے بادشاہ ہیرودیس کا لقب استعمال کرتے تھے۔ ان بادشاہوں کا تعلق ادومی قبیلے سے تھا اور یہ حضرت یعقوبؑ کے بھائی کی اولاد سے تھے۔ انجیل کے مطابق مجوسی آسمان پر حرکت کرتے ہوئے ستارہ کا نشان دیکھ کر بادشاہ کے پاس آئے تھے جو عام دنوں میں نظر نہیں آتا تھا لیکن اُس وقت دو ماہ تک نظر آتا رہا۔ بعض عیسائی تو اسے منفرد معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن اکثر محققین کے مطابق یہ ایک دمدار ستارہ (Comet) تھا جو دو ماہ سے زیادہ عرصہ آسمان پر نظر آتا رہا کیونکہ مجوسی اُس زمانہ میں دوسرے ملک سے سفر کر کے فلسطین پہنچ گئے تھے اور ابھی یہ ستارہ آسمان پر سفر کرتا نظر آرہا تھا۔

دمدار ستارے چند سو میٹر سے لے کر 40 کلومیٹر سے کچھ اوپر سائز کے ہوتے ہیں اور یہ مٹی، چٹان اور برف کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارے نظامِ شمسی میں موجود کئی دمدار ستارے سورج کے گرد بیضوی صورت میں چکر لگاتے ہیں۔ اس چکر کے ایک سرے پر یہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں اور دوسری انتہا پر یہ سورج سے بہت دُور نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے بعض سورج کے گرد موجود تمام سیاروں سے بھی دُور نکل جاتے ہیں اور پھر دوبارہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں۔ جن دمدار ستاروں کا محور چھوٹا ہوتا ہے وہ یہ محور بیس سال سے کم عرصہ میں مکمل کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کہ سورج کے گرد اپنا چکر ہزاروں سالوں میں مکمل کرتے ہیں۔ نظامِ شمسی میں موجود بے شمار دمدار ستاروں میں سے بہت تھوڑی تعداد کو دُوربین کی مدد کے بغیر دیکھا جاسکتا ہے۔ بعض دمدار ستارے سورج سے اتنا دُور نکل آتے ہیں کہ وہ ہمارے نظامِ شمسی سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جاتے ہیں اور بعض سورج کے قریب سے گزرتے ہوئے شکست و ریخت کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ جب یہ دمدار ستارے نظامِ شمسی کے اندر کے حصے سے گزرتے ہیں تو سورج کی شعاعوں کے اثر سے ان میں سے بخارات اور ذرات اُٹھتے ہیں جو کہ دمدار ستارے کے اردگرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں جسے COMA کہا جاتا ہے۔ یہ ہالہ بہت بڑے حجم کا بھی ہوسکتا ہے۔ اور چونکہ یہ دمدار ستارے مستقل حرکت میں ہوتے ہیں اس لیے ان دمدار ستاروں کے پیچھے اس ہالہ کی وجہ سے ایک دم بن جاتی ہے جو کہ بعض صورتوں میں 150 ملین کلومیٹر لمبی بھی ہوسکتی ہے۔ بسا اوقات ایک دمدار ستارے کی دو دمیں بھی نظر آتی ہیں۔ ایک دم اٹھنے والی گیس سے بنتی ہے اور ایک دم دمدار ستارے سے اٹھنے والی مٹی سے بنتی ہے۔ اور چند دمدار ستاروں کی ایک تیسری دم بالکل الٹ طرف نظر آرہی ہوتی ہے۔ اور یہ دمدار ستارے اپنی دموں سمیت آسمان پر چلتے ہوئے نظر آرہے ہوتے ہیں۔

عربی میں اس ستارے کو ذوالسنین بھی کہا جاتا ہے۔ احادیث کی کتب میں بھی ان ستاروں کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ ’’مہدی کے خروج سے قبل مشرق سے ایک ستارہ نکلے گا جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی‘‘۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامورین کی آمد پر جو آسمانی نشانات ظاہر ہوتے ہیں، ان کے بارہ میں بہت سی روایات معروف تھیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دَور میں آسمان پر ایک نورانی ستون دکھائی دیا جس پر لوگوں میں یہ باتیں شروع ہوئیں کہ یہ امام مہدی کے ظاہر ہونے کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خواجہ شریف الدین حسین صاحب نے اس بارے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں خط لکھا اور آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:

’’تم نے ستون کی نسبت جو مشرق کی طرف پیدا ہوا تھا دوبارہ دریافت کیا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ خبر میں آیا ہے عباسی بادشاہ جو حضرت مہدی کے ظہور مقدمات میں سے ہے خراسان میں پہنچے گا۔ مشرق کی طرف قرن ذوالسنین طلوع کرے گا۔ اس کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ستون مذکور کے دوسر ہوں گے۔ یہ پہلے پہل اس وقت طلوع ہوا تھا جب حضرت نوحؑ کی قوم ہلاک ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں طلوع ہوا تھا جبکہ ان کو آگ میں ڈالا تھا اور فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک ہونے کے وقت بھی طلوع ہوا تھا اور حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے وقت بھی طلوع ہوا تھا۔ جب اس کو دیکھیں۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں فتنوں کی شر سے پناہ مانگیں۔ ...... یہ طلوع اس طلوع سے الگ ہے۔ جو حضرت امام مہدی کے آنے کے وقت پیدا ہوگا۔ کیونکہ حضرت مہدی صدی کے بعد آئیں گے اور ابھی سو میں اٹھائیس سال گزرے ہیں۔

نیز حدیث میں حضرت امام مہدی کی علامتوں میں آیا ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع کرے گا۔ جس کا دُم نورانی ہوگا۔ یہ ستارہ جو طلوع ہوا ہے شاید وہی ہے......‘‘۔

جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوب میں تحریر ہے کہ دنیا کی (خصوصاً مامورین کی) تاریخ میں وقوع پذیر ہونے والے مختلف اہم واقعات کے وقت آسمان پر دمدار ستارہ دیکھا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک زندگی کے دوران بھی دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ’حقیقۃالوحی‘ اور ’چشمہ معرفت‘ سمیت کئی کتب میں اس ستارہ کا ذکر فرمایا ہے جو 1882ء میں نکلا تھا۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’ایک اورنشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا۔ یعنی ان برسوں کا ستارہ جو پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہوگیا ہے جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور سے دی تھی‘‘۔ (ملفوظات جلد1 صفحہ 31)

اگست 1907ء میں بھی ایک دمدار ستارہ دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں ایک دوست نے آپؑ کے پوچھنے پر عرض کی کہ انہوں نے اب تک تو نہیں ستارہ دیکھا۔ اس پر ارشاد فرمایا: ’’ضرور دیکھنا۔ آج ہی دیکھنا۔ وہ ایک نہیں دو ہیں۔ میں نے بھی دیکھے تھے۔ ایک چھوٹا ہے اور ایک بڑا ہے۔ تین بجے سے دکھائی دینا شروع ہوتا ہے۔ مفسروں نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب بہت ستارے ٹوٹے تھے تو اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ جو ستارے وغیرہ ہوتے ہیں ان کا اثر زمین پر ضرور ہوتا ہے۔ میرے دعویٰ سے پہلے اس قدر ستارے ٹوٹے تھے کہ ایسی کثرت آگے کبھی نہیں ہوتی تھی۔ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ستاروں کی آپس میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ کوئی سو دو سو ایک طرف تھے اور سو دو سو ایک طرف تھے۔ ہمارے لیے گویا وہ ایک پیش خیمہ تھے۔...... میرے خیال میں تو کسوف وخسوف کا بھی خاص اثر زمین پر ہوتا ہے۔ دمدار ستارے کا پیدا ہونا ایک خارق عادت امر ہے۔ آسمان پر اس کا ظاہر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر بھی ضرور کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوگا۔ آئندہ زمین پر جو خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں ان کے لیے یہ پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس طرف ہمیں الہام بھی ہو رہے ہیں کہ آئندہ خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہیں ...... ذوالسنین ستارہ کی نسبت جب نکلا تھا تو انگریزی اخبار والوں نے لکھا تھا کہ یہ وہی ستارہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں نکلا تھا‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 261,260)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کے دوران دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا تھا۔ آپؑ کی پیدائش کے سال 1835ء میں Halley Comet ظاہر ہوا تھا۔ یہ دمدار ستارہ ہر 75 یا 76 سال بعد زمین سے آلات کی مدد کے بغیر دیکھا جا سکتا ہے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال حتمی طور پر معلوم نہیں ہے، اس لیے یہ تعین ممکن نہیں ہوسکا کہ آپ کی پیدائش پر کونسا دمدار ستارہ دیکھا گیا تھا۔ موجودہ حساب کی رُو سے یہ دمدار ستارہ 12 قبل مسیح میں ظاہر ہوا تھا۔ تاہم بعض محققین سمجھتے ہیں کہ Halley Comet ہی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر نظر آیا تھا۔

یوں تو ایک دہائی میں دو تین مرتبہ دمدار ستارہ ممکنہ طور پر دکھائی دے سکتا ہے لیکن 1880ء میں بہت کم وقفہ سے دمدار ستارے دکھائی دینے لگے اور 1882ء کا وہ تاریخی دمدار ستارہ بھی دکھائی دیا۔

پہلے 1874ء میں ایک روشن دمدار ستارہ دکھائی دیا تھا۔ یہی وہ سال تھا جس میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کو ایک جماعت عطا ہونے کی خوشخبری عطا کی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا۔ وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ یہ اس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے‘‘۔

1860ء سے لے کر 1879ء تک یعنی 20 سال کے دوران صرف تین ایسے Comet دکھائی دیئے تھے جن کی چمک Magnitude 0 یا اس سے زائد تھی۔ لیکن 1880ء سے ان کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور تین سال کے دوران اتنی چمک کے چار دمدار ستارے دکھائی دیئے اور ان میں 1882ء کا تاریخی اور منفرد شان والا دمدار ستارہ بھی شامل تھا۔

1880ء کی 31 جنوری کو ایک دمدار ستارہ دکھائی دیا اور یہ ستارہ 15 فروری 1880ء تک دیکھا گیا۔ 22 مئی 1881ء کو ایک نیا دمدار ستارہ نظر آنا شروع ہوا جو کہ جولائی 1881ء تک نظر آتا رہا۔ مئی 1882ء میں ایک اور دمدار ستارہ نظر آنا شروع ہوا اور یہ جولائی 1882ء تک نظر آتا رہا۔ یہ بات اہم ہے کہ 1880ء میں ’براہین احمدیہ‘ کی پہلی اور دوسری جلد شائع ہوئی تھی۔ تیسرا حصہ 1882ء میں اور چوتھا 1884ء میں شائع ہوئے تھے۔ 1882ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اسی سال پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کو ماموریت کا الہام ہوا۔ چنانچہ اسی سال ایک دوسرا Comet بھی ظاہر ہوا جسے تاریخ میں اس کی اہمیت کے پیش نظر Great

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3؍اگست 2010ء میں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نعت شائع ہوئی ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

سیّدِ عاشقاں سرورِ دلبراں

تیرے قدموں کے جب سے پڑے ہیں نشاں
جادۂ عشق پر ہے بہارِ جناں
جُز ترے کون ہے جانِ جانانِ جاں
شافعِ عاصیاں ساقیٔ تشنگاں
خاتم المرسلیںؐ اے شہِ دو جہاں

سب نے سیکھے ہیں تجھ سے جانِ حیا
زندگی کے سلیقے خلوص و وفا
دلبری دلربائی کی تمثال تُو
اور دل ہے ترا عرش ربّ الوریٰ
دے رہے ہیں گواہی یہ کون و مکاں
کوئی تجھ سا نہیں کوئی تجھ سا کہاں
خاتم المرسلیںؐ اے شہِ دو جہاں

September Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔ اسے نیوزی لینڈ سمیت دنیا کے مختلف مقامات پر دیکھا جاتا رہا۔ پہلے تو یہ طلوع آفتاب سے قبل دکھائی دیتا تھا لیکن جلد ہی اس کی چمک میں اس قدر اضافہ ہوگیا کہ سورج کی موجودگی میں بھی دکھائی دینے لگا۔ اس زمانہ کے تمام متعلقہ جرائد میں اس ستارہ کی تفصیلات شائع ہوتی رہیں۔ انگلینڈ جہاں بادل چھائے ہوئے تھے وہاں غبارہ کی مدد سے بادلوں سے اوپر جاکر ماہرین نے اس ستارہ کا معائنہ کیا۔ فروری 1883ء تک یہ ستارہ آنکھ سے دیکھا جا سکتا تھا اور آخری مرتبہ اسے دوربین کی مدد سے قرطبہ میں یکم جون 1883ء کو دیکھا گیا۔

ستاروں کی چمک کی پیمائش کا یونٹ magnitude کہلاتا ہے۔ اور منفی کی طرف یہ جتنا بڑھتا جائے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ وجود اتنا ہی زیادہ چمکدار تھا۔ اس دمدار ستارے کا Magnitude اپنے عروج پر 17- تھا۔ جبکہ چودھویں کے چاند کا Magnitude اپنے عروج پر 14- ہوتا ہے۔ اس طرح اس کا سائز تو ظاہر ہے کہ چاند سے بہت چھوٹا تھا لیکن اس کی چمک چاند کی انتہائی چمک سے بھی زیادہ تھی۔ اپنے محور کی انتہا کو عبور کرنے کے بعد اس ستارے کا مرکز لمبا ہونا شروع ہوا اور پھر یہ دیکھا گیا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں جو کہ دو دندانوں کی صورت نظر آتے تھے اور بالآخر اس کے پانچ ٹکڑے ہو گئے۔ جن کی چمک کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوجاتی تھی۔

کوئی یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ Comet تو ہر دہائی میں دو تین دفعہ دکھائی دیتے ہیں تو 1882ء کے ستارے کو غیر معمولی کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو اس ضمن میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ یہ ستارہ اتنا غیر معمولی تھا اور اس کی چمک اتنی تھی کہ اسے گزشتہ ہزار سال کے دوران سب سے غیر معمولی Comet قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس حوالہ سے ماہرین کے مضامین انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔

David A.Seargent نے اپنی کتاب The greatest comets in history:... میں دمدار ستاروں کی تاریخ کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ معلوم تاریخ میں دو ادوار میں نمایاں دمدار ستارے غیر معمولی زیادہ تعداد میں ظاہر ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک دور 1874ء سے لے کر 1887ء تک تھا۔

چنانچہ 1887ء میں 18 جنوری سے 30 جنوری تک ایک دمدار ستارہ دکھائی دیتا رہا۔ اس کے بعد 1901ء میں 12/اپریل سے 24 مئی تک ایک دمدار ستارہ دکھائی دیتا رہا۔ یہ وہ سال ہے جس کے دوران پہلے احمدی یعنی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے شہادت کا مقام حاصل کیا۔

1907ء میں بھی Comet دکھائی دیا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے چند ماہ قبل تک دکھائی دیتا رہا۔ حضرت مسیح موعود کی مبارک مجلس میں اسی ستارے کے نکلنے کا ذکر ہوا تھا اور حضور نے اس کو دیکھنے کی تاکید بھی فرمائی تھی۔ یہ ستارہ 10 جون 1907ء کو ایک رصدگاہ میں پہلی مرتبہ اور مئی 1908ء تک مختلف رصدگاہوں میں دیکھا گیا۔ مئی 1908ء وہ مہینہ تھا جس میں حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا۔

مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/اگست 2010ء میں مکرم بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب آف سرگودھا کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔

محترم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب ولد مکرم فتح علی جنجوعہ صاحب 8/اپریل 2010ء کی رات وفات پاگئے۔ آپ بنیادی طور پر سکول ماسٹر تھے۔ لیکن ڈاکٹری کا بھی شوق تھا اس لئے دیسی ادویہ کا کورس کر کے کلینک بنالیا تھا جو پوری تحصیل میں مقبول تھا۔ دو تین دفعہ آپ کا کلینک سیل بھی کر دیا گیا مگر خدمت خلق ہمیشہ جاری رہی۔ پھر انگریزی ادویات چھوڑ کر دیسی دواخانہ قائم کرلیا جہاں ہر وقت رش رہتا۔ عورتیں بچے بڑے سبھی جسمانی دوائی کے ساتھ ساتھ روحانی باتیں بھی سنتے۔ کسی بھی گاؤں میں خدام یا انصار نے میڈیکل کیمپ لگانا ہوتا تو آپ حاضر ہوتے اور انتہائی کامیاب کیمپ رہتا باقاعدہ باجماعت نماز بھی وہاں ادا کی جاتی اور تعارف بھی کروایا جاتا۔

کلینک پر جو مریض آکر پیسے پوچھتا تو کہتے کہ جتنے گھر سے نیت کر کے آئے ہو دے دو۔ اگر کسی کے پاس رقم نہ ہوتی تو دوائی تو مفت دیتے ہی تھے۔ ساتھ دودھ پینے کے لئے رقم اور گھر جانے کا کرایہ بھی اپنی جیب سے دیتے۔ انہوں نے اعلان کر رکھا تھا کہ کسی بھی مسلک کا کوئی مولوی ہو یا جماعتی عہدیدار مفت علاج کروائے۔ ستر سال سے زیادہ عمر کے ہر مریض کا علاج بھی مفت کرتے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش رہتے تھے۔ عوام الناس کی خدمت کے لئے ایک رجسٹرڈ تنظیم الفضل ویلفیئر سوسائٹی بھی قائم کی جس کے صدر وہ خود تھے۔ فوتگی کے موقع پر غرباء کے لئے کفن، چینی کے بحران کے دوران سستی چینی فراہم کرواتے رہے، یتیموں اور بیواؤں کو وظیفے دلواتے، الفضل پبلک سکول قائم کیا، اسے رجسٹرڈ کروایا پھر اس کی دو مزید شاخیں کھولیں۔ ان کے کلینک پر ضرورتمندوں کا ہجوم ہر وقت رہتا۔ کوئی عرق بنا رہا ہے۔ کوئی دوائیں پکڑا رہا ہے۔ ان کی وفات پر غریب لوگ بے اختیار روتے رہے۔ بہت بڑی تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے تشریف لاکر تعزیت کی۔

محترم عبدالرشید خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3 ستمبر 2010ء میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب (ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ) کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں انہوں نے اپنے والد محترم عبدالرشید خان صاحب کا تفصیل سے ذکر خیر کیا ہے۔

محترم عبدالرشید خان صاحب ایک حلیم الطبع فراخ دل، محنتی اور ہمدرد خلائق وجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی وفات پر سب کی زبانوں پر آپ کی تحسین تھی۔ آپ 5/اگست 1933ء کو خوشاب میں پیدا ہوئے اور 77 سال کی عمر میں 10/اپریل 2010ء کو وفات پائی۔ آپ محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی کے بیٹے اور حضرت مولوی فتح دین صاحبؓ کے پوتے تھے۔ محترم عبدالکریم خان صاحب سکول ماسٹر اور غیر از جماعت احباب کے امام مسجد تھے۔ انہوں نے 30-1929ء میں اپنے 72 مقتدیوں سمیت جماعت احمدیہ میں شمولیت کی اور پھر بہت استقامت کے ساتھ جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ آپ نے 40 سال تک مسلسل رمضان میں قرآن شریف تراویح میں سنایا۔ لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت رہے۔ آپ نے 1981ء میں ربوہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ سالہا سال لجنہ خوشاب کی صدر رہیں۔ بیسیوں بچوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ اُن کی وفات 16 فروری 1974ء کو ہوئی اور آپ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

محترم عبدالرشید خان صاحب نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب سے مارچ 1950ء میں فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اس کے بعد پٹوار کے امتحان میں مئی 1951ء میں کامیابی حاصل کی۔ آپ کی پہلی تقرری 26 نومبر 1951ء کو بطور نائب پٹواری ہوئی۔ 20 نومبر 1953ء کو موضع اوترا میں پٹواری مقرر ہوئے۔ 1959ء میں قانون گو اور 1967ء میں گرداور مقرر ہوئے۔ اپنی محنت، دیانت اور نیک نامی کی بنیاد پر ترقی کرتے چلے گئے۔ نائب تحصیلدار اور پھر تحصیلدار ہوئے۔ یہ علم ہونے کے باوجود کہ آپ احمدی ہیں، پھر بھی آپ کی دیانت اور ریکارڈ کیپنگ کی وجہ سے آپ کی تعریف کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے ساری عمر میں 10 مرلے کا ایک مکان بنایا جو کئی سال قسطوں میں تعمیر ہوتا رہا۔

آپ ملازمت کے سلسلہ میں مختلف علاقوں میں مقیم رہے اور خود سفر کی اور قیام وطعام کی مشقت اٹھائی مگر اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت کے لئے خوشاب اور پھر ربوہ میں رکھا۔ دونوں جگہ مسجد کے قریب رہائش رکھی۔

مختلف مقامات پر قیام کے دوران آپ کو خدمتِ دین کی بہت توفیق ملتی رہی۔ دیگر خدمات کے علاوہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب شہر اور ربوہ میں اپنے محلّہ کے صدر بھی رہے۔ نیز صدر ماحول کمیٹی دفتر امور عامہ ربوہ، سیکرٹری مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی بھی لمبا عرصہ رہے۔ ایک انکوائری کمیشن کے رُکن بھی رہے۔ آپ کو 5 دفعہ مجلس مشاورت ربوہ میں بطور نمائندہ شمولیت کا اعزاز بھی ملا۔

نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ سفروں میں بھی نماز کا خیال رکھتے۔ حالت قیام میں تہجد کے لئے اٹھتے اور لمبی دعائیں کرتے۔ تلاوت روزمرہ کا معمول تھا ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھتے۔ مسجد کی تعمیر اور پھر توسیع میں آپ نے خاص حصہ لیا۔ مالی قربانی میں بہت نمایاں حصہ لینے والے اور باقاعدہ تھے۔ وصیت اور دیگر تمام چندہ جات شرح کے مطابق اور بروقت ادا کرتے۔ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل تھے۔

31 مارچ 1993ء کو آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی اور اُس کے بعد ہمہ وقت خدمت میں مصروف ہوگئے۔ خصوصاً ربوہ کے نواحی علاقوں میں اراضی کے معاملات میں آپ نے بے شمار مظلوموں کی دادرسی کی توفیق پائی۔ آپ خود ناساعد حالات میں ربوہ آکر آباد ہوئے اور پھر اپنے خاندان کو بھی آمادہ کیا۔ لمبا عرصہ آپ کا مکان خاندان بھر کا مہمان خانہ بنا رہا۔ جلسہ پر تو مہمانوں کی خاطر صحن میں خیمہ بھی لگایا جاتا تھا۔ آپ مہمانوں کی ضروریات کی فہرست بنا کر یہ اشیاء مہیا کرتے مثلاً بستر، صابن، تولیہ، جوتی، چائے وغیرہ۔

آپ اپنے والدین کی بھرپور خدمت اور اطاعت کرتے تھے۔ شادی کے بعد بھی اپنی آمد کا بڑا حصہ اُن کو دیتے تھے۔ اُن کے علاج معالجہ میں بھی کافی خرچ کرتے۔ میرے دادا کے آخری ایام بھی ہمارے گھر میں گزرے اور یہیں 4 جنوری 1981ء کو ان کی وفات ہوئی۔

آپ نے اپنے کئی عزیزوں کی امداد کرنے کی توفیق پائی۔ قرض بھی کئی افراد کو دیا۔ اگر مقروض ادا کرنے سے قاصر ہوتا تو کچھ حصہ اور بعض دفعہ پورا حصہ بھی معاف کر دیتے۔ کئی افراد کو اپنے مکان کی ضمانت پر انجمن احمدیہ سے قرضہ دلوایا۔

آپ نے اپنی آنکھیں عطیہ چشم کے منصوبے کے تحت وفات کے بعد وقف کی ہوئی تھیں۔

خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جلسہ سالانہ قادیان 1991ء اور 3 دفعہ لندن اور جرمنی کے جلسوں میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔

1996ء تک روزے بھی باقاعدگی سے رکھتے۔ بعد ازاں بیماری کی وجہ سے چند روزے چھوڑنے پڑتے۔ یہ سلسلہ 2005ء تک جاری رہا۔ پھر فدیہ ضرور ادا کرتے۔ ہر سال عیدالاضحیٰ پر قربانی بھی ضرور کرتے۔ مالی حالات تنگ بھی ہوتے تب بھی قربانی کا ناغہ نہ کرتے۔ اپنے عزیزوں کو بھی قربانی کی ترغیب دیتے۔ جب خود صدر محلّہ تھے تو سارا گوشت بڑی توجہ سے اکٹھا کرتے اور تمام مستحقین میں اپنی نگرانی میں تقسیم کرتے۔ رفاہ عامہ کے کاموں سے بہت دلچسپی تھی۔ قانون سے واقف تھے۔ محلّہ کی سڑکیں بنوانے میں اہم کردار ادا کیا اور بجلی کی تاریں ٹرانسفارمر اور سرکاری پانی مہیا کرنے میں بھی بڑا ہاتھ تھا۔

نہایت محنتی، جفاکش اور ڈسپلن کے پابند تھے۔ ملنسار اور خوش اخلاق وجود تھے۔ مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی شادی 1959ء میں اپنی چچازاد زرینہ اختر صاحبہ سے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 4 بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ بچوں کی شادی کے وقت صرف دیندار گھرانوں کو دیکھا اور کسی چیز کی نہ پرواہ کی نہ مطالبہ کیا۔ جن بہوؤں نے جرمنی جانا تھا اُن کے گھر والوں کو جہیز دینے سے منع کر دیا۔

وقت کے بہت پابند تھے اور دوسروں سے بھی یہی توقع کرتے تھے۔ موسم خواہ کیسا ہی ہو، سفر کر کے ملازمت یا کسی تقریب پر بروقت حاضر ہوتے۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جنازہ غائب پڑھایا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/جولائی 2010ء میں مکرم محمود الحسن صاحب کی غزل شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے انتخاب پیش ہے:

اُس شوخ کا گو ہم پہ کرم بھی ہے ستم بھی
ہم اہلِ محبت کے لئے شہد ہے سم بھی
ہم اہل وفا ہیں اسی امید پہ قائم
وا ہو گا کبھی ہم پہ ترا بابِ کرم بھی
کچھ ہم بھی سنائیں تجھے روداد محبت
اے گردشِ دوراں ذرا کچھ دیر کو تھم بھی
مانا کہ تو ہے حسن میں یکتائے زمانہ
دیوانگی عشق میں مشہور ہیں ہم بھی
دنیا بھی بہت درپئے آزار ہے لیکن
کچھ کم تو نہیں ہم پہ ترا لطف وکرم بھی
اللہ کسی قوم پہ وہ وقت نہ لائے
سچ لکھنے سے معذور ہوں جب اہلِ قلم بھی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 13, 2014 – June 19, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 13, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-ul-Hadith
00:55 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:20 Jalsa Salana Nigeria Address: Recorded on May 4, 2008.
02:15 Japanese Service
03:15 Tarjamatul Quran Class: Recorded on May 28, 1997.
04:20 Hijrat: An Urdu discussion highlighting some of the problems faced by immigrants in the West.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 140
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:50 Siraiki Service
07:25 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:00 Indonesian Service
10:00 Live Jalsa Proceedings from Germany: Proceedings of Day 1 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
12:00 Live Friday Sermon: Live Friday sermon and flag hoisting delivered by Huzoor on the occasion of Jalsa Salana Germany.
13:05 Live Jalsa Proceedings from Germany: Proceedings of Day 1 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
18:35 World News
19:05 Repeat Jalsa Proceedings from Germany
21:05 Friday Sermon [R]
22:10 Repeat Jalsa Proceedings from Germany

Saturday June 14, 2014

03:45 Friday Sermon [R]
05:00 Seerat-un-Nabi
05:30 Dua-e-Mustajaab
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:10 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:45 Live Jalsa Proceedings from Germany: Proceedings of Day 2 Jalsa Salana Germany 2014 including various programmes.
07:15 Live Jalsa Salana Germany: Proceedings of Day 2 of Jalsa Salana Germany 2014 including speech of Huzoor
13:15 Live Jalsa Salana Germany: Proceedings of Day 2 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
18:35 World News
18:50 Repeat Jalsa Salana Germany: Proceedings of Day 2 Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
23:05 Repeat Jalsa Salana Germnay: Proceedings of Day 2 of Jalsa Salana Germany 2014 including speech of Huzoor.

Sunday June 15, 2014

01:20 Repeat Jalsa Salana Germany: Proceedings of Day 2 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:45 Live Jalsa Salana Germany: Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
10:45 Live Jalsa Salana Germany: Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
14:45 Live Jalsa Salana Germnay: Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including a concluding speech by Huzoor.
18:05 World News
18:40 Live Jalsa Salana Germany: Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.
22:40 Live Jalsa Salana Germany : Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including various studio programmes.

Monday June 16, 2014

02:40 Live Jalsa Salana Germany: Live Proceedings of Day 3 of Jalsa Salana Germany 2014 including a concluding speech by Huzoor.
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana USA Address: Recorded on June 21, 2008 from Ladies Jalsa Gah.
08:15 International Jama'at News
08:50 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:15 Rencontre Avec Les Francophones: A studio sitting of French speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on July 06, 1998.
10:20 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on March 28, 2014.
11:20 Malayalam Service
11:55 Tilawat & Dars
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on September 5, 2008.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Malayalam Service
15:35 Rohaani Khazaain
16:00 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:30 Al-Tarteel
18:05 World News
18:25 Jalsa Salana USA Address [R]
19:30 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
19:45 Real Talk
20:45 Rah-e-Huda
22:20 Friday Sermon [R]
23:15 Malayalam Service
23:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday June 17, 2014

00:15 World News
00:35 Tilawat & Dars
01:10 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana USA Address
03:00 Kids Time
03:35 Friday Sermon: Recorded on September 5, 2008.
04:25 Rohaani Khazaain Quiz
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 144.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013.
08:00 Guftugu
08:30 Australian service
09:00 Question And Answer Session
09:30 MTA Variety: The final Volley Ball match on the occasion of Sports Rally Majlis Ansarullah Pakistan.
10:00 Indonesian service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on June 13, 2014.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
15:30 Guftugu
16:00 Press Point
17:00 Noor-e-Mustafwi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on June 13, 2014.
20:30 Guftugu
21:00 From Democracy To Extremism: An interactive discussion programme examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
22:00 Aao Kahani Sunain
22:55 Noor-e-Mustafwi
23:05 Question And Answer Session

Wednesday June 18, 2014

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:10 Guftugu
02:40 Noor-e-Mustafwi
03:00 Press Point
04:25 MTA Variety
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 145.
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:25 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 09, 2012.
08:25 Real Talk
09:25 Question And Answer Session: Recorded on December 3, 1995.
10:05 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on September 5, 2008.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-O-Fiqahi Masail
15:40 Kids Time
16:15 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
17:15 Al-Tarteel
17:50 World News
18:10 Jalsa Salana UK Address [R]
19:35 Real Talk
20:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:10 Kids Time
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Thursday June 19, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars
00:55 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana UK Address
02:55 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 142.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:05 Inauguration Of Bait-ul-Nur: Recorded on July 4, 2008.
08:00 From Democracy To Extremism
09:00 Tarjamatul Quran Class: Recorded on July 9, 1997.
10:05 Indonesian Service
11:05 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on June 13, 2014.
15:05 Hijrat
15:35 Maseer-e-Shahindgan
16:00 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Inauguration Of Baitul Nur [R]
19:30 Faith Matters
20:30 Hijrat
21:00 Tarjamatul Quran Class [R]
22:05 Waqt Tha Waqtey Masiha
22:55 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 06 June, 2014 | Issue No. 23

جب اپنے اپنے دور کی یادیں اکٹھے بیان کریں تو ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں بزرگ اساتذہ کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں اوران کی نیکیوں کو جاری کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔

مختلف پرنسپل صاحبان آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی ایک احمدی کا جو کردار ہے اس کو، یا جماعت کا جو کردار ہے اس کو ہر طالب علم پر خواہ وہ احمدی تھا یا غیر از جماعت تھا اس کے اندر راسخ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور وہ یہی ہے کہ محبت پیار سے رہنا اور اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینا۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری تفریح اور بے تکلفی کی بھی کچھ حدود ہیں، کچھ روایات ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر دفعہ احمدی ہی عہدیدار منتخب ہو۔ اگر کوئی غیر از جماعت ایسا ہے جو ہماری ایسوسی ایشن کا ممبر بنتا ہے تو وہ بھی منتخب ہو سکتا ہے۔

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے کی سالانہ تقریب اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

فرمودہ 25 جنوری 2014ء بروز ہفتہ بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

(رپورٹ: مبارک احمد صدیقی، صدر تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے)

مورخہ 25 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح لندن میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر حاضرین محفل سے جو خطاب فرمایا وہ الفضل کے قارئین کے استفادہ کے لئے ادارہ ھذا اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

خطاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوّذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایسوسی ایشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن اسلئے قائم کی گئی تھی اور اس میں تمام طالب علم شامل ہیں چاہے احمدی ہیں یا غیر از جماعت ہیں، تاکہ ممبران کو سال کے مختلف وقتوں میں مل بیٹھنے کا ایک موقع میسّر آجائے اور وہ پرانی یادیں تازہ کر سکیں۔ تعلیم الاسلام کالج کے جو مختلف دور گزرے ہیں، ان کی جو یادیں ہیں جو مختلف طلباء سے وابستہ ہیں وہ جب اپنے اپنے دور کی یادیں اکٹھے بیان کریں تو ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں بزرگ اساتذہ کیلئے دعائیں بھی نکلتی ہیں اور ان کی نیکیوں کو جاری کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ پس ایک مقصد یہ تھا جس کیلئے جب مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا یہ ایسوسی ایشن ضرور بنائیں۔ اسلئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک نیک مقصد کے لئے یہ ایسوسی ایشن قائم کی گئی تھی نہ کہ کسی قسم کا سیاسی اکھاڑہ بنانے کیلئے۔

گزشتہ دنوں یہ بھی مطالبہ میرے پاس آیا کہ اس سال ہماری ایسوسی ایشن کے الیکشن ہونے ہیں، اس لئے کنویسنگ کی بھی اجازت دی جائے تو میں نے اس تجویز کو اس لیے رد کر دیا تھا کہ ایک دوستانہ ماحول میں ایک ایسوسی ایشن بنائی گئی تھی جس میں لوگ آپس میں مل کر بیٹھیں اور اپنی ایک انتظامیہ منتخب کر لیں، نہ کہ کنویسنگ کی جائے، کسی کے حق میں لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کی جائے، کسی کے خلاف بولا جائے اور پھر اس طرح رنجشیں پیدا ہونگی، محبتیں اور پیار نہیں پنپیں گے۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیں خیال رکھنا چاہیے۔

بعض طلباء جو بعد کی پیداوار ہیں، وہ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پرنسپل شپ کے زمانے میں کالج میں وقت نہیں گزارا بلکہ بعد میں وقت گزارا، جب آپؒ خلافت پر متمکن ہوئے تو اس کے بعد مختلف پرنسپل صاحبان آتے رہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی کا جو کردار ہے اس کو، یا جماعت کا جو کردار ہے اس کو ہر طالب علم کے اندر خواہ وہ احمدی تھا یا غیر از جماعت تھا راسخ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور وہ یہی ہے کہ محبت پیار سے رہنا اور اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینا۔ اس کے بعد بعض ایسے بھی ہوں گے جو بھٹو دور کے بعد جب کالج قومیالئے گئے، تو اس وقت وہاں پڑھتے رہے۔ اس وقت وہاں ایک ایسا ماحول پیدا ہو گیا تھا جس کو ایک احمدی ماحول تو بہرحال نہیں کہا جا سکتا بلکہ سیاست اور مخالفت، احمدیوں کی مخالفت، اساتذہ کی آپس میں ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں، اس طرح کا ماحول تھا۔ بہرحال اس ماحول میں پلنے بڑھنے والے اور پڑھنے والے جو سٹوڈنٹس تھے ان میں شاید یہ خیال آیا ہو کہ ہم بھی اس طرح کا ایک رنگ دے دیں۔ لیکن یہ رنگ تو ہم اس ایسوسی ایشن کو قطعاً نہیں دے سکتے۔ اس لئے کنویسنگ کا تو سوال ہی نہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ (اس کا مقصد) مل کر بیٹھنا ہے اور آپس میں تفریحی ماحول پیدا کرنا ہے۔ اور دنیا میں مختلف قسم کے جو بوجھ ہر انسان پر پڑے ہوئے ہیں ان سے کسی طرح نجات حاصل کرنا اور یہ موقع پیدا کرنا ہوتا ہے کہ ہلکے ماحول میں ایک ایسا اکٹھ کیا جائے جہاں ایک دوسرے سے کھل کر باتیں بھی ہوں، ایک دوسرے کے خیالات بھی سنے جائیں اور تھوڑی بہت enjoyment بھی ہو جائے۔

لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری تفریح اور بے تکلفی کی بھی کچھ حدود ہیں، کچھ روایات ہیں۔ جو جماعت کی روایات تھیں وہ کالج میں بھی قائم رہیں، خواہ کالج میں پڑھنے والا احمدی تھا یا غیر احمدی۔ ہمارے اندر بے تکلفی کا وہ ماحول پیدا نہیں ہوتا جس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دفعہ کچھ لیڈر ایک جگہ جمع تھے اور وہاں باتیں ہو رہی تھیں کہ ہم اتنا بوجھ اور اتنی ٹینشن اور تکلفات میں پڑے ہوئے ہیں کہ ہماری آپس کی باتیں بھی تکلف بن کر رہ گئی ہیں۔ اسلئے آج کی میٹنگ جو ہے، آج کا بیٹھنا جو ہے اسمیں بے تکلفی کا ماحول ہونا چاہئے اور اس میں ہر ایک نے بے تکلفی کی جو تعریف اپنے مطابق کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ اس سے وہاں ایسی بے ہودگی شروع ہوگئی کہ پھل اٹھا کر ایک دوسرے پر پھینکنے شروع کر دیئے، ایک دوسرے کے خلاف گندے الفاظ استعمال کرنے لگے، اوچھے قسم کے مذاق ہونے لگے۔ تو اس قسم کی بے تکلفیاں ہمارے ماحول میں نہیں ہوتیں۔ حالانکہ وہ سب بڑے پڑھے لکھے اور قوم کے لیڈر کہلانے والے لوگ تھے۔ غیروں کی بے تکلفی کے تو یہ معیار ہیں۔ جبکہ ہماری بے تکلفی کا معیار بے تکلفی کے باوجود وقار کا احساس دل میں رکھتے ہوئے ہونا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت اور عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہونا چاہئے۔ پس یہ بے تکلفیاں ہیں جو ہم اپنی ایسوسی ایشن میں پیدا کر سکتے ہیں۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اب اس سال انتخاب ہونے ہیں، آپ کے موجودہ صدر صاحب جو ہیں انہوں نے ایک بڑی اچھی تجویز دی ہے اور میں نے ان کی تجویز پر صاد کیا ہے کہ صدر جو ہے وہ زیادہ سے زیادہ 6 سال کی مدت کے لئے مقرر کیا جائے اور کیونکہ ان کو 6 سال ہو گئے ہیں اس لئے ان کا نام تو اس دفعہ پیش نہیں ہوگا۔ اس دفعہ الیکشن جو آپ کا ہے اس میں آپ اپنا نیا صدر چنیں گے۔ لیکن باقی عہدیداران جو ایسوسی ایشن کے چنے جاتے ہیں ان کے لئے میرے خیال میں کسی وقت کی حد معیّن کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف صدر کے لئے ہی یہ حد کافی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر دفعہ احمدی ہی عہدیدار منتخب ہو۔ اگر کوئی غیر از جماعت ایسا ہے جو ہماری ایسوسی ایشن کا ممبر بنتا ہے تو وہ بھی منتخب ہو سکتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان شرائط کے ساتھ کہ جماعتی نظام اور جماعتی وقار کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا۔ یہ اس کو بھی پتہ ہونا چاہئے۔ اور ایسوسی ایشن کے جو قواعد ہیں ان میں ان باتوں کا ذکر ہے۔ ان کے اندر رہتے ہوئے کوئی بھی شخص

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں